ہفتہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز ڈاک بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا مع محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

اخبار مع رسالہ قانونی .. .. ۵.. ۲

صرف اخبار .. .. .. ۴ .. للعہ

طلباء اور بکم استطاعت اصحاب ثبوت تصدیق سے ۴ .. ۲

بغیر شششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا +

نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا +

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE. VAKIL. AMRITSAR

نمبر ۲۹ | امرتسر مورخہ ۱۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر۔ مطبوعہ ۱۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

سرحدی ہنگامے

افریدیوں کی امداد کیواسطے امیر صاحب سے درخواست ضیاء الملت والدین کا جواب اور پھر "آل افغان" کی نصیحت کیواسطے انکا ایک علیحدہ اعلان شائع کرنا۔ ان واقعات کے بعد بھی جو کچھ تکمیل سرحدی ہنگاموں میں ان شورہ پشت اقوام کیطرف سے رہی ہے وہ خاص دلچسپی سے دیکھنے کے قابل ہے۔ چنانچہ ۱۶ اکتوبر کو نجکوڑہ سے اگراہ کی لڑائی کی مفصل کیفیت اسطرح موصول ہوئی کہ ۳۰۔ ستمبر کو جنرل جیفری کا بریگیڈ موضع اگراہ اور گاٹ کے برج اور قلعے اڑانیکیواسطے روانہ ہوا۔ اگراہ اور گاٹ کے درمیان ٹیلے اور چٹانیں بکثرت تھیں۔ دشمن آسپر نہایت استقلال سے پیر جمائے کھڑے تھے۔ اسپر قبضہ رکھنا کیواسطے سرحد تھی۔ مگر ۳۱۔ دیں پنجاب پلٹن نے نہایت دلاوری سے اُن کے منہہ پھیر دیئے۔ اس حملہ میں کرنل اوبرائن صاحب نہایت زخمی ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام پہاڑیوں پر ہمارے سپاہی مظفر اور منصور کھڑے تھے۔ اور اسکے ساتھ ہی اگراہ کی برج وغیرہ اڑا دیگئے۔ مگر جب گاٹ کیطرف فوج بڑھی تو تیس چالیس غازیوں نے نہایت جان توڑ کر مقابلہ کیا۔ لیکن آخر کار انکو بھی پسپا ہونا پڑا۔ اس لڑائی میں ہماری فوج کا کچھ نقصان ہوا۔ مقتولوں میں لفٹننٹ کلیٹن بھی تھے۔ گاٹ کا زیادہ تر حصہ تباہ کردیا گیا لڑائی سخت تھی۔ ڈوگرہ پلٹن بھی مدد کو آپہنچی۔ مگر جب گاٹ کی تباہی کافی سمجھ لیگئی۔ فوجوں کو واپسی کا حکم دیا گیا۔ دشمن کے مقتولوں میں ۴ سربرآوردہ ملک بھی شامل ہیں۔ اسی تاریخ کو قلعہ عنائت سے خبر آئی کہ کچھ حصہ فوج و رسالہ کا لکڑیاں جمع کرنے گیا تھا۔ کہ دو سو گز کے فاصلہ پر کچھ دشمنوں نے شکلیں دکھائیں۔ مگر سواروں نے انکو بھگا دیا۔ ایک دشمن مارا بھی گیا ہمارا نقصان کچھ نہ ہوا +

اسکے بعد ۷۔ اکتوبر کو شملہ سے تار خبر موصول ہوئی کہ جنرل الیسر پشاور آگئے۔ انہوں نے مہمند و بیسے ۱۲۔ بیچ لوڈر ۶۰۔ انفیلڈ اور ۷۰۔ معمولی بندوقیں جمع کیں۔ اسکے سوا ۸۵۰ تلواریں اور ۱۷۵۰۰ روپیہ جرمانہ بھی وصول کیا۔ قلعوں اور برجوں کی مالیت جو ضائع کردیئے گئے ۶۰۰۰۰ روپیہ تخمینہ کیگئی + سماناسے ۶۔ اکتوبر کی تار خبر مظہر ہے کہ ۲۰۰ حملہ آور منگو کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ باگہ کے جرگہ نے امیر صاحب کو امداد کیواسطے ایک روپیہ فی ہل خراج پیش کیا ہے۔ اسی تاریخ کو قلعہ لاکھارٹ کی خبر تھی۔ کہ گلستان میں دو سو گورکھے اوپر پہنچ گئے۔ ۳۶۔ ویں پلٹن سکھ قلعہ لاکھارٹ کو پہنچی جہاں اسکی آمد پر نہایت خوشی و مسرت سے فوجوں نے چیر دیئے اور خیر مقدم کیا۔ ان جوانوں کے ساتھ تین جھنڈے بھی مموزیوں کے تھے جو انہوں نے چھینے تھے۔ اسی تاریخ کو میراں شاہ سے خبر موصول ہوئی کہ پیائش کی جماعت کا چرمینا پہاڑی کے آدمیوں کی ایک جتھے سے مقابلہ ہوگیا دشمن ہنری مارٹینی بندوقوں سے مسلح تھے ایک سکھ ہماری طرف سے مارا گیا۔ ۵ تاریخ کی رات کو کمپو میں ایک گولی پڑی۔ اسی تاریخ کو عنائت قلعہ سے خبر آئی کہ خان نواگئی نے معہ اپنے رفقار خان کھاڑا اور جھاڑ کے آج میجر ڈین سے ملاقات کی۔ اسکے بعد ۷۔ اکتوبر کو عنائت قلعہ سے خبر آئی کہ دو بریگیڈ کے کچھ حصے آج موضع گاوزی کو چارہ جمع کرنیکو اسطے گئے۔ بائیں جانب ایک پہاڑی پر دشمن جم رہے تھے۔ ہماری فوج پر انہوں نے گولیوں کا مینہہ برسانا شروع کیا۔ اور صبح تک گولی باری ہوتی رہی۔ تاوقتیکہ ہماری فوجونکو واپسی کا حکم نہ دیا گیا۔ اسکے بعد دشمنوں نے فوج کا تعاقب کیا۔ جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ کسقدر عرصہ تک گولیاں پڑتی رہیں۔ تو نقصان نہایت خفیف سمجھنا چاہیئے۔ یعنی صرف ایک سوار اور ایک گھوڑا زخمی ہوئے۔ دشمن کا نقصان معلوم نہیں۔ مگر ان کے آدمی اس میں شک نہیں کہ بہت مارگئے۔ اسی تاریخ کو پنجکوڑہ سے خبر مظہر ہے کہ مامندوں کی ساتھ نامہ و پیام جاری ہے۔ خبر آئی ہے کہ جنڈول کی گھاٹی میں ایک آدمی بھیڑ و بنگاہ کا مارا گیا۔ اسکے بعد ۸۔ اکتوبر کو شملہ سے خبر موصول ہوئی کہ جنرل جیفریز کے کمپو کی ایک دستہ پر ۱۱ بجے کی صبحکو گولیاں پڑیں۔ گولیاں مارنیوالے عمر اخان کے پرانے نوکر تھے مامند خاموش ہیں۔ اور خان نواگئی سے نامہ و پیام کر رہے ہیں۔ جنکو وہ شرائط متابعت کے طے کرنیمیں اپنا ثالث مقرر کرنا چاہتے ہیں +

۸۔ اکتوبر کو جمرود سے خبر آئی کہ ایک دستہ فوج پر جو گشت کو گیا تھا۔ درہ خیبر سے دو میل شمال

پر سے گولیاں پڑیں +

شملہ سے ۷ - اکتوبر کی خبر مظہر ہے کہ ۸۰ اکابر تراہی آفریدیوں کے بازار گھاٹی میں ۵ - کی شام کو چنا پہنچے - اور بازار اور چنا سے لشکر جمع کیا - انکے پیچھے ایک منزل پر تمام آفریدی قومیں آرہی ہیں جنکا ارادہ جمرود پر حملہ کرنیکا ہے - اسی تاریخ کو شملہ سے خبر آئی کہ ۲۹ - تاریخ سے یعنی جبسے ان کنگ تباہ کیا گیا اُس روز سے کوئی گولی ہماری فوج پر نہیں پڑی - اس مہم کے متعلق مہمند پر ڈیڑھ لاکھ سے زائد کا خرچ پڑا ہے - اسکے ساتھ ہی پشاور سے خبر موصول ہوئی کہ مہمند مہم کی تمام فوجیں واپس ہوگئیں - اور یہہ مہم عملی طور پر اب ختم ہوگئی ہے +

اسی تاریخ کو شملہ سے تار موصول ہوا کہ کل کول میں ایک جرگہ اورک زئیوں کا بیٹھا - مگر معاً جمعہ تک اسکا اجلاس ملتوی کر دیا گیا - جن دو سو حملہ آور زنکی خبر موصول ہوئی تھی وہ مشتی ہیں ملا خیلوں نے کل شکا کی شرکت سے سماعا عبور کر لیا - سید اکبر کا حال ابتک معلوم نہیں - اسی تاریخ میں قلعہ لاکھارٹ سے خبر آئی کہ سرحد سدا اور نیز خانکی کے اورکزئی اپنی اپنی فصیلیں کاٹ رہے ہیں - گو ابھی پکی نہیں † معمولی دستے دشمن کے چوکیوں سے درونکی نگرانی کر رہے ہیں - ایک معمولی سی خبر ہے کہ اگلی جمعرات کو سدا پر حملہ ہونیوالا ہے +

اسکے بعد ۸ - اکتوبر کو صاحب کمانڈر انچیف نے شملہ سے ذیل کا اعلان صادر فرمایا :-

۱ - گورنمنٹ ہندوستان کی آفریدیوں سے مصالحت تھی - اور گورنمنٹ مذکور نے اُنسے ایک معاہدہ کیا تھا جسکی رو سے انگریزی قلعہ جات واقعہ خیبر انکی نگاہبانی اور حفاظت میں سپرد کر دیئے تھے - ان اقوام کو وظائف دیئے جاتے تھے - اور ہتھیار بہم پہنچائے جاتے تھے - تاکہ برٹش گورنمنٹ کی ساتھ - یہہ رشتہ رفاقت اور معاونت میں مستحکم اور مضبوط رہیں - اور شورہ پشت اور مفسد لوگونکو قیام امن کیواسطے دبائے رکھیں +

۲ - بغیر کسی اشتعال کے آفریدیوں نے معہ دیگر اقوام کے برٹش گورنمنٹ کیساتھ معاہدہ توڑ دیا - اور جن قلعوں کے واسطے انکی قوم محافظ مقرر کیگئی تھی - اُنپر حملہ کر کے اُنکو تباہ کر دیا تھا - مزید برآں اُنہوں نے سماناا اور دیگر مقامات کی ہماری چوکیونپر حملے کئے - چند انگریزی گورنمنٹ کی ملازم سپاہی مارے اور مال اسباب کا بہت سا نقصان کیا +

۳ - برٹش گورنمنٹ کو اپنی طاقت پر اعتماد کلی ہے - اور وہ اس طرح کی گستاخی - زیادتی اور ناجائز حرکات کو خاموش بیٹھے نہیں دیکھ سکتی - خود آفریدیوں کی اپنے اعمالوں سے زبردستی گورنمنٹ اُن کو خود اُنکے ملک میں جاکر سزا دینے اور تراہ میں ایک مہم بھیجنے کیواسطے مجبور ہوئی ہے جو واقعات حال کی تلافی اُنسے کرائیگی +

۴ - آفریدی سپاہیوں نے جو گورنمنٹ کے ملازم ہیں - اپنی وفاداری - صداقت - اور دلاوری کا ثبوت کئی سخت میدانوں میں دیا ہے - اور اُنکی خدمات کی گورنمنٹ آف انڈیا بخوبی قدر کرتی ہے - تراہ مہم کے متعلق تمام معاملات پر نہایت احتیاط سے غور کرنیکے بعد گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اُن آفریدی سپاہیوں کے ساتھ رعائت کیجائے - جو اپنی خدمات پر وفادار ہیں - اور اُنکو ایک ایسے معرکہ سے بری رکھا جائے - جس میں گورنمنٹ آف انڈیا اُن کے ہموطنوں کے خلاف بمجبوری شریک ہونے والی ہے +

۵ - صرف انہی وجوہات پر گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ آفریدی سپاہیوں کو جو ان رجمنٹوں میں شامل ہیں جو پشاور کوہاٹ پر خدمات کیواسطے مقرر ہوئی ہیں - سرحد تراہ کے قریب فی الحال اُنسے کام نہ لیا جائے بلکہ کسی اور موقع پر اُنکی خدمات سے کام لیا جائیگا - اسکے متعلق ضروری احکام فوالفور شائع کئے جائینگے +

۶ - جہانتک ممکن ہوگا احتیاط کیجائیگی - کہ کوئی مال اُن آفریدی سپاہیونکا جو سرکاری خدمات سے تعلق رکھتے ہوں - اور جو انگریزی علاقہ کے حملہ میں شریک نہیں تھے - اس اثنا میں جبتک کہ ہماری فوجیں آفریدی یا اورکزئی علاقوں میں رہیں نہ ضبط کیا جائے اور نہ ضائع ہو +

۷ - یہہ حکم تمام آفریدی سپاہیونکے سامنے پڑھکر احتیاط سے سنایا جانا چاہیئے - جو اِن رجمنٹوں میں ہوں جو پشاور کوہاٹ سرحد کی خدمات کے واسطے مقرر ہوئی ہیں +

اسی تاریخکو شملہ سے تار موصول ہوا کہ سر ولیم لاکھارٹ نے ایک اعلان تراہ کے آفریدیوں اور اورکزئیوں کے نام نافذ کیا ہے :- کہ چونکہ اِن لوگوں نے ۱۸۸۱ء کی معاہدے توڑ دیئے ہیں تمام قومی خدمات کی وظائف - جو ابتک انکو ملا کرتے تھے ضبط ہوگئی ہیں - اور کہ برٹش گورنمنٹ نے قرار دیا ہے کہ ایک فوج روانہ ہو جو اُن کے ملک میں کوچ کرے - اور اُنکے علاقہ کے عین مرکز سے گورنمنٹ برطانیہ کی شرائط کا اعلان کرے - لہذا مصلحت یہی ہے کہ فی الفور تمام اقوام مطیع ہو جائیں - تاکہ بیفائدہ اُنکا نقصان نہ ہو - نیز کہ اگر کسی قسم مزاحمت اُن فوجونکی کیگئی تو مزید سزائیں دیجائینگی +

افسر کمانیر عنائت قلعہ سے موصول شدہ خبر شملہ سے اسی تاریخکو آئی کہ ۷ - تاریخ کو ایک دستہ باہر نکلا تھا - اُسکے ساتھ ایک دستہ توپخانہ رسالہ اور پیدل کا بھی تھا - یہہ جماعتیں بہت سا سامان رسد لیکر آئیں - رسالہ کی دشمن سے مٹ بھیڑ ہوگئی - جس میں غنیم کا کچھ نقصان ہوا - ہماری طرف صرف ایک دفعدار خفیف سا زخمی ہوا - پنجکوڑہ کے کمانیر افسر سے خبر موصول ہوئی کہ ایک سوار جو ایک جماعت کیساتھ غلہ خریدنے گیا تھا - گولی سے مارا گیا - اسی تاریخ کی خبر ہے کہ ہمارے مقابلہ میں صرف باجوری مامند معہ حسن یار کے لوگونکے مسلح ہیں - باقی علاقہ کے لوگ بالکل خاموش ہیں +

۷ - اکتوبر کو قلعہ عنائت سے خبر موصول ہوئی کہ کل شام تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہزار آدمی سرحد پار کے کل رات کمپو پر حملہ کرنیوالے تھے - مگر اُسکے ساتھ ہی معلوم ہوا کہ مامند اُنکے ساتھ شامل ہونے پر راضی نہیں تھے - ہر طرح سے ہمنے احتیاط کی مگر کوئی واقعہ پیش نہ آیا اور رات امن چین سے کٹ گئی - کمپو کے گرد نہایت احتیاط سے تارونکا جال لگا دیا گیا ہے - ایک مٹی کی دیوار بنا دیگئی ہے اور ایک خندق بھی تیار ہے - نیز رسد رسانی کے جیوانونکی خاص حفاظت کا بندوبست کیا گیا ہے - خان کھاڑ اور جھاڑ کی اہل اقوام کیساتھ ابتک نامہ و پیام ہو رہے ہیں اسطرح ظاہر ہے کہ مامند شرائط ماننے پر مائل ہیں - کیونکہ اُنہوں نے اِس حملہ میں بھی شریک ہونیسے انکار کر دیا - جسکی تجویز ہمارے خلاف دشمنوں نے کی تھی - اور نیز ان لوگونے کنڑ کے بدمعاشونکو بھی ہمپر حملہ کرنیسے خود ہی روک لیا ہے +

جمرود سے ۱۰ - اکتوبر کا تار مظہر ہے کہ پھر دشمن قریب و جوار میں جمع ہوتے دکھائی دیئے کل سہ پہر کو ڈریگون گارڈ کے ایک گشتی دستہ پر گولیاں پڑیں - اور ایک انگریزی سپاہی کے ایک گولی شانہ کے پار ہوگئی - آج صبح پھر اس پلٹن کے ایک دستہ پر گولیاں پڑیں - اور نہایت افسوس ہے کہ اس موقع پر کپتان جونز صاحب اور کارپورل والٹن مارے گئے اور ان کے علاوہ دو گھوڑے بھی مارے گئے - سپاہیوں نے نہایت مردانگی سے کام کیا - سپاہی علاوہ دونوں مقتولوں کی لاشوں کے ایک سوار اور ایک اور شخص کو بھی صحیح و سالم بچا کر لے آئے - جسکا گھوڑا مارا گیا تھا - مگر جب کمپو میں خبر پہنچنے پر مزید فوجیں بھیجی گئیں - دشمن بھاگ گئے تھے - کہیں پتہ نہ تھا - اکثر لوگ قلعہ ماؤ کے گرد دکھلائی دیتے تھے - یہہ واقعہ سمعا کے قلعہ پر پیش آیا - اور جب سے ہماری فوجیں جمرود میں ہیں ہمیشہ اس درہ پر گشت ہوتا رہا ہے - اور پہلا ہی موقع ہے کہ کسی دشمن کی یہاں شکل دکھائی دی +

۱۱ - اکتوبر کو جمرود سے خبر آئی کہ کل قریب پونے دس بجے رات کو قلعہ سے ایک میل کی فاصلہ پر تار کاٹا گیا - اور ۶۰۰ گز تار دشمن لیگئے - خیبر رائفل کی چوکی پر دو حملے کئے گئے - جو تار کاٹے جانے کے مقام کے پاس ہی ہے - اور انہیں حملوں کی مصروفیت کا باعث ہماری طرف غنیم کو تار کاٹنے کا موقع مل گیا - ۱۰ بجے قلعہ کے اردگرد چار و نطرف گولی باری ہوتی رہی - اور دو گھنٹے برابر جاری رہی +

۹ - اکتوبر کو قلعہ عنائت سے خبر موصول ہوئی کہ کل کی رات ایک گولی بھی نہیں آئی اور بالکل امن رہا - اور علاوہ خان جھاڑ کے آدمیوں کے اکثر مہمند بھی خود ہماری طرف سے چوکیونپر

نگہبانی کرتے رہے اور پھرے دیتے رہے - کل خان جھاڑ مامندوں سی ملکر واپس آئے - اور ۱۰ رفلیں اپنے ساتھ لائے جن میں ۹ وہ ہیں جو ۳۵ ویں سکھ پلٹن کی ۱۶ ستمبر کی لڑائی میں دشمن کے ہاتھ آئی تھیں - خبر ہے کہ اُن میں ۴ اور رحیم شاہ پولیٹکل ایجنٹ کے پاس ہیں - جو اب تک خان نواگئی اور خان کھاڑ کے ہمراہ مامندوں کے ساتھ ہی ہے - جو کچھ خبریں پہنچی ہیں اُنسے معلوم ہوا ہے کہ مامندوں کے ۲۵۰ آدمی مارے گئے اور بیشمار زخمی ہوئے جو دیہات میں پڑے ہوئے ہیں -

دتاخیل سی ۹ - اکتوبر کی خبر ہے کہ آج سہ پہر کو لنڈی خیل میں چند بدمعاشوں نے کچھ گولیاں ایک دستہ پر ماریں - مگر کچھ نقصان نہ ہوا +

۱۱ - اکتوبر کو شملہ سے خبر آئی کہ سر ولیم لاکھارٹ ۹ - ماہ حال کو کوہاٹ سے سمانا کیطرف روانہ ہوئے - سر رچرڈ ڈانی تراہ مہم کے چیف پولیٹکل افسر ہونگے - اُسکے ساتھ ہی قلعہ لاکھارٹ سی خبر پہنچی کہ اورک زیوں نے ایک جرگہ میں فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ ہمارا مقابلہ کرینگے - کوئی آفریدی یا ملا اِس جرگہ میں موجود نہ تھے - آفریدیوں کی نسبت خبر ہے کہ وہ باگھ میں ایک جرگہ منعقد کرنیوالے ہیں - علی خیلوں نے دو حملہ آور جماعتیں سڑک ہنگو کیطرف روانہ کی ہیں - اسکے ساتھ ہی یہہ بھی خبر موصول ہوئی - کہ آفریدیوں اور اورک زیوں کی مضبوط جماعتیں - درہ خانکی میں جمع ہیں - آج صبح چونکہ خبر ملی کہ دشمن ہماری جماعت تعمیر سڑک پر حملہ کرنے والے ہیں - قلعہ لاکھارٹ سی گلستان کو مختلف حصے فوجوں کے بھیجے گئے - گلستان کیطرف سے تمام دن بندوقوں کی آوازیں سنائی دیں +

اسکے بعد ۱۰ - اکتوبر کو کمپو عنائت قلعہ سے تار موصول ہوا کہ دشمن کے قبضہ میں جسقدر رفلیں تھیں اُن میں سے ۲۹ - ملگئی ہیں - باقی ۳ رفلیں کنڑ دریا کے پار لوگوں کے پاس ہیں - اور انہیں کے حصول میں جو کچھ مشکل ہے اُس سے دیر ہو رہی ہے - ۱۴ - ستمبر سے ۱۱ - اکتوبر تک مامندو کے متعلق ہمارے نقصان کی تفصیل اسطرح ہے کہ ۶ افسر مارے گئے اور ۱۸ - زخمی ہوئے - ۸ - انگریزی سپاہی مارے گئے - اور ۵۰ سپاہی زخمی ہوئے - دیسی سپاہی ۵۰ مارے گئے اور ۱۶۷ زخمی ہوئے - بھیر و بنگاہ میں ایک مارا گیا - ۸ زخمی ہوئے ۸۲ مویشی مارے گئے - ۱۸ مویشی گم ہوئے - اور ۱۴۰ زخمی ہوئے یہہ نقصانات صرف درہ مامند اور نوگئی کی لڑائیوں سی متعلق ہیں - مامندوں اور اُنکے پڑوسی باجوریوں کی نقصان کی تفصیل اسطرح ہے کہ اُنکے ۲۵۰ مارے گئے - اور ۱۲۰ نہایت سخت زخمی ہوئے - جسقدر مارٹینی طلب کیگئی تھیں اُنمیں سی مامند ۱۰۰ لے آئے ہیں اور مصالحت کی بہت خواہاں معلوم ہوتے ہیں +

اِسکے بعد ۱۳ - اکتوبر کو قلعہ لاکھارٹ سی خبر موصول ہوئی کہ ۱۱ - ماہ حال کو ۹ - ہزار موزیوں علی شیر زیوں اور علی خیلوں کی کمک پہنچی - اور دشمن بہت زوروں میں تھے - لڑائی شروع ہوئی جینڈ کی پلٹن نے خوب داد مردانگی دی - درگائی کے گاؤں کے پاس غنیم کا جماؤ بہت تھا - مگر جینڈ کی گولیوں نے اُنکے پیر نہ قائم رہنے دیئے - مگر جسوقت ہماری فوجیں واپس آنے لگیں - دشمن چاروں طرف سے بڑھنے لگے - تاہم ہماری فوجوں نے اُنکو نزدیک نہ آنے دیا - فوجوں کی مزاحمت نہایت باضابطہ اور شائستہ مردانہ وار تھی - مگر باوجود اسکے دشمن نے کیتوپک پیچھا نہ چھوڑا - ہماری طرف سی نقصان بہت خفیف ہوئے - ۱۰ اور ۱۳ تاریخ کی رات کو کمپو میں گولیاں پڑیں - ۱۰ کی رات کو ایک گولی - ۱۵ - ویں سکھ کی کھانے کی خیمے میں لگی - اور ایک گولی ایک افسر کی چھولداری کے بانس کو لگی - بجز رات کو اِدھر اُدھر سے چند گولیاں مار دینے کے دشمن نے شرک بنانیوالی اور حفاظتی عماعتوں کو دق کرنے اور بیفائدہ خراب کرنیکی سوا کچھ نہ کیا - شملہ سے ۱۳ - اکتوبر کی خبر تھی کہ علی خیلوں نے اورک زیوں کو اپنے علاقہ سی گذرنیکیواسطے روک دیا ہے - علی خیلوں نے اِسپر اکخیلوں سے دریافت کیا کہ کیا وہ اِس اتحاد سی علیحدہ ہیں - صرف علی خیل لڑنے پر آمادہ معلوم ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر اکخیلوں نے بھی اُنکو راستہ دینے سے انکار کردیا - تو وہ دوسری سڑک سی شنواری کو جائینگے جاسوسوں نے یہہ بھی خبر دی ہے کہ اکخیلو نکا جرگہ جو صاحب اسسٹنٹ کمشنر کی ملاقات کیواسطے ہنگو کو روانہ ہوا تھا - بغیر منزل مقصود پر پہنچنے کے واپس ہوگیا - کیونکہ انکو خبر ملی ہے کہ ایک لشکر اُن کے علاقہ پر حملہ کرنے کی نیت سے آرہا ہے - ایک جرگہ میں یہہ بھی اعلان کیا گیا کہ مسٹر ڈانمڈ نے آدم خیلوں کو کو راضی کرلیا ہے کہ وہ درہ کوہاٹ میں سی پشاور کی فوج کیواسطے رستہ دینگے - نیز صاحب موصوف نے اکھوڑہ میں سی بھی فوج نکاگذر جانے کا بندوبست کرلیا ہے - دولت زیوں نے پیغام بھیجا ہے کہ شرائط مصالحت میں اُنکو بھی شامل کرلیا جائے +

۱۳ - اکتوبر شملہ سی خبر آئی کہ مالاکنڈ کی فوج مامند علاقہ سی نکالکر پابو کنیر درہ کو بھیجی گئی ہے جہاں سالارزیوں سے معاملہ طے ہوگا جنکا جرگہ آرہا ہے - اسی تاریخکو شملہ سے خبر موصول ہوئی کہ مالاکنڈ سی فوج کوچ کرکے جھاڑ پہنچی - اقوام کا رویہ دوستانہ ہے - گشتی دستوں نے سالارزی کے دیہاتیونکو بھی ہماری دوستی اور وفاقت پر ثابت قدم پایا - یہہ نہایت طمانیت بخش ہے کیونکہ اِس علاقہ میں فوج کے کوچ کرنیکیواسطے خاص احتیاطی کیگئی تھی - اکثر بزرگ مامندوں نے انگریزی افسروں کو کل مطلع کیا ہے - کہ بعض نوعمر اُن کی قوم کے اُن کے کہنے میں نہیں ہیں +

کوہاٹ سے ۱۳ - تاریخ کی تار مظہر ہے کہ چگرو کوٹل پر ہماری ایک جماعت پر ۱۱ - کی صبح کو علی زیوں نے گولیاں ماریں - مگر امدادی دستہ فوج جو اُنکے ساتھ تھا اُسنے دشمنوں کو بھگا دیا +

خیبر کیطرف سے جو خبریں موصول ہوئیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ آفریدیوں نے ذیل کی تیاریاں انگریزی فوجوں کے مقابلہ کیواسطے کی ہیں +

کوکی خیل اور کاکا خیل - بازار اور خیبر علاقونکی علی مسجد کی راستہ کا پہرہ دینگے - سپاہ اور کاخیل باڑہ کے باڑیکی سڑک پر جمینگی ملک ابن بکر خیل - زکا خیل اور آدم خیل میدان کے سمانا کے راستہ کو روکینگے قرم ملشیا کی ایک جماعت پر کل سدا کے پاس گولیاں پڑیں - ٹوچی سے خبر آئی کہ زوو کالم کی باربرداری کے دستہ پر تین گولیاں ۱۰ بجے صبح کو پڑیں - اور ایک اونٹ زخمی ہوگیا - اسی تاریخکو پنجکوڑہ سی خبر ملی کہ مامند درہ ایک گولی بھی چلائے بغیر بالکل دشمنوں نے خالی کردیا - جو اُس قوم کی صفائی باطنی اور متابعت کا کامل ثبوت ہے -

۱۴ - اکتوبر کو جمرود سی خبر آئی کہ ایک گشتی دستہ کو جو آج صبح بھیجا گیا تھا - کوئی نشان دشمن کی موجودگی کا نہ ملا - جس سی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ فی الحال پہاڑیوں میں واپس چلے گئے ہیں - جو اقوام ہماری دوستی کا دم بھرتی ہیں اُنکی طرف سے چھوٹی چھوٹی جماعتیں قلعہ اور درہ خیبر کے باہین سڑک پر رات کو پہرے دیتی ہیں اور صبحکو اپنے اپنے گانوؤنکو چلے جاتے ہیں - ۱۳ - اکتوبر کو شملہ سے تار موصول ہوئی ہے کہ دانا سے خبر آئی ہے کہ ملا پاوندہ نے موزیونکا ایک لشکر طلب کیا ہے اور یہہ کہ ایک ہزار آدمی اُسکے ساتھ ہوگئے ہیں - اُسکا ارادہ ابتک معلوم نہیں - مگر فی الحال کسی دشمنی کے اظہار کا گمان غالب نہیں - اسی تاریخکو کمپو کھنیا سی خبر آئی کہ ایک دستہ فوج پر جو سڑک پر گشت کرنے گیا تھا ۱۲ یا ۱۴ کی جماعت نے گولیاں ماریں - ایک گولی لفٹنٹ ہنگسٹن کے گھوڑیکو لگی - لفٹنٹ صاحب جب زمین پر تھے ایک گولی اُنپر بھی پڑی - مگر صرف گھٹنے پر خفیف سا خراش دیتی ہوئی نکل گئی - اور یہہ بال بال بچ گئے - ایک سوار اور اُسکا گھوڑا بھی زخمی ہوئے - ہمارا دستہ فوج واپس ہوا - مگر دشمن کی گولیاں برابر پڑتی رہیں - اور تین چار منٹ تک اُنکی گولیاں کمپو میں بھی آئیں - بھیر و بنگاہ کے دو شخص زخمی ہوئے ایک مرگیا - ایک خچر بھی مرا اور کئی چھلنی ہوگئی - مگر اِس اثنا میں ہماری فوج نے اُنپر گولی باری شروع کی اور چند منٹ ہی میں یہہ بھاگ کھڑے ہوئے - وزیریونکا علاقہ زیادہ تر ابھی تک بالکل خاموش ہے - نہایت معتبر خبر پہنچی ہے کہ پاوندہ نے دور دور سی ایک لشکر جمع کیا تھا - مگر اُسکے سوا اور کوئی مزید حال نہ معلوم ہوا -

پنجکوڑہ سی ۱۴ - اکتوبر کو خبر موصول ہوئی کہ ہماری فوج ۶ - تاریخکو کوچ کرتی ہوئی یہاں پہنچی سڑک بہت اچھی تھی اور کوچ آسانی سے ہوا - سالارزیی درہ میں یہہ مقام ایک بڑا گانوں ہے - لوبہ نسبت مامند علاقہ کے یہانکی آبادی گنجان ہے - گاؤں والے جلانیکی لکڑیاں لائے اور ہر ایک قلعہ یا گاؤں کے گرد بکثرت ڈھیر بھوسہ کے لگے ہوئے ہیں - قابل زراعت اراضی تمام کاشت شدہ ہے - سالارزیوں سی کہدیا گیا کہ شام تک اپنا جرگہ جمع کرو اور اپنے ارادے سی اطلاع دو -

معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بالکل لڑائی کیواسطی تیار نہیں تھی- لوگ اپنی دیہات کیارد گرد اپنے مویشی چراتے تھے مگر امنددنکی طرح اِن لوگونکا بھی یہی حال تھا کہ پہاڑی لوگ اسقدر امن کے خواہاں نہیں جسقدر کہ دیہاتی- رات کو ہمارے کیمپوکے گرد ہماری دوست اور معاون اقوام کے پہرے دینگی اور دشمن کی آمد کی ہمکو قبل از وقت خبر دینگی ۱۴- اکتوبر کو قلعہ لاکھارٹ سی خبر آئی کہ کل صبحکو سوارونکا ایک دستہ پر ۱۵۰- موسیٰ زیونکی ایک جماعت نے گولیاں چلائیں- ایک دفعدار مارا گیا- ایک سوار کو مہلک زخم آئے- اور ایک گھوڑا بھی کام آیا- مقتول سپاہی کے ہتھیار اور گولی بارود بھی دشمن کے ہاتھ لگا- ۱۲- اکتوبر کو ٹوچی سے خبر آئی کہ ایک دستہ فوج پر کیمپو سے قریبًا ½ ۴ میل کے فاصلہ پر دشمن نے گولیاں ماریں- مگر توپوں کے منہ کھلنے پر دشمن غائب ہو گئے اُسکے بعد ۱۵- اکتوبر کو شملہ سے خبر آئی کہ ملا پاوندہ کو محسود لشکر جمع کرنے میں بالکل ناکامی ہوئی- اور محسود علاقہ میں ہر طرح امن ہی +

اسکے بعد ۱۵- اکتوبر کو کوہاٹ سی خبر آئی کہ بریگیڈیر جنرل ہملٹن ایک چوڑی سڑک پر گھوڑے پر چڑھے جا رہے تھے کہ معہ گھوڑے کے گر پڑے- بائیں ٹانگ گھوڑے کے نیچے اگر ٹوٹ گئی- مگر خیریت گذری کہ ہڈی کا جوڑ ٹہلا دیا گیا- چونکہ ۶-۷ ہفتے صحت میں صرف ہونگے اسلئے جنرل صاحب مہم تراہ میں شریک نہ ہو سکینگے + آج سہ پہر کو دوسری پنجاب پلٹن کے ایک سکھ سپاہی نے کوہاٹ میں اپنے سکھ صوبیدار کو گولی سے مار دیا- قاتل نے دو تین اور گولیاں بھی چلائیں اور دھمکی دی کہ جو کوئی نزدیک آئیگا اُسکو گولی سی مار دونگا- کرنل سٹرٹ جو اُس رجمنٹ کی کمانڈ میں اور اُسوقت قریب تھے- نہایت دلاوری سی آگے بڑھے اور سپاہی کے پاس جاکر اُسکو بندوق رکھدینے کا حکم دیا- جس نے تعمیل کی- وجہہ قتل ابتک معلوم نہیں ہوئی- ۱۵- تاریخکو پنجکوڑہ سے خبر آئی کہ کل رات کو قریب ۹ بجے کے گولیاں پڑنی شروع ہوئیں اور ۱ بجے تک برابر پڑتی رہیں- کئی درجن گولیاں کیمپو میں بھی آئیں- مگر نقصان کچھ نہیں ہوا- ہمارے سپاہیونے بھی جوابدیا نقصان معلوم نہیں- پشاور کی گھاٹی میں گشت کرنیکیواسطی فوجوں کو دستی گئے- گھاٹی خوب چوڑی ہی اور جنگل بھی گھنا ہی- تمام دیہات میں باشندے اپنے روزمرہ کے کام کر رہے تھے- اور ہمارے پہنچنے سی اُنکو کسی قسم کا اندیشہ یا خوف نہ لاحق ہوتا دکھلائی دیا- ایک انگریزی بولنے والا دیہاتی ملا جسنے فوج کو انگریزی میں سلام کیا- یہہ شخص دس برس تک ڈمرا میں قصیونکا کام کرتا رہا ہی +

۲۷ ویں پنجاب پلٹن کا تمغہ پہنے ایک پنشن خوار سپاہی بھی ملا + خبر ہے کہ کچ میں ایک جرگہ مقیم ہی جسکی پاس رفلیں اور جنرل (ایک قسم کی چھوٹی توپ) ہیں اور انگریزی افسرونکی پاس آرہا ہے +

ہم ذیل کا مضمون اخبار ہمدرد مرادآباد سے نقل کرتے ہیں-

اس میں جو خیالات ظاہر کئے گئے ہیں اور جو رائے ہمارے ہمعصر نے دی ہی وہ نہایت مناسب اور عین دانشمندی پر مبنی ہی- اور ہم اس بارہ میں اپنے ہمعصر سے کلی اتفاق کرتے ہیں :-

قانون نہیں رحم درکار ہے

ہمارے ہمعصر جامع العلوم کے ایڈیٹر اسوقت حوالات میں ہیں- ۲۰- اکتوبر کو مرادآباد کی سشن میں اُن کا مقدمہ ہی- وہاں قانونی چھان بین ہوکر اُنکی قسمت کا فیصلہ ہوگا- سرکار کیطرف سے اُنکو ملزم ثابت کرنے اور سزا دلانیکی کوشش کیجائیگی- اور اڈیٹر صاحب کیطرف سے اظہار بیقصوری کیا جاویگا- کئی اڈیٹرونکے نام بطور گواہونکے لکھائے گئے ہیں ابھی تک ملزم کیطرف سے کوئی کونسلی نہ تھا- اب سنا ہی کہ ہوگا +

مگر ہمکو یہہ تماشا پسند نہیں ہی- سرکار اور رعایا کے درمیان قانونی مقابلہ کیا؟ جو سرکار رعایا کی قسمت کی مالک ہی اُسکے ساتھ مقابلہ کیا؟ جس سرکار نے قانون بنایا ہی جسکے ایک اشارہ پر قانون پتلی کیطرح ناچتا ہی اُسکے ساتھ

ایک ادنیٰ رعایا کا مقابلہ کیا؟ سرکار کے ساتھ قانونی مقابلہ کرکے ایڈیٹر جامع العلوم کیلئے کوئی مبارک نتیجہ نہیں نکلسکتا- ہاتھیونکے ساتھ گنّی چوسنے سی کیا فائدہ ہی؟ ہم اِس قانونی مقابلہ کے بالکل مخالف ہیں- کیونکہ سرکار کے مقابلہ میں فتح پانیکو ہم شکست سی بھی بدتر سمجھتے ہیں اور شکست پانیسے تو ایکدم موت ہی +

ہم چاہتے ہیں جامع العلوم کے اڈیٹر ماسٹر انبا پرشاد صاحب کی رہائی- نہ صرف ماسٹر صاحب کی جسمانی تکلیف یا آرام کے لحاظ سی بلکہ اُس پردہ نشین عورت کیلئے جو بیچاری پردہ میں بیٹھی خوف سے کانپ رہی ہی اور منہہ سی چھوٹ کر کچھ کہہ نہیں سکتی ہی- جسکا ماسٹر صاحب کی جیل میں جانیکی بعد کوئی نہیں ہی جسکی تباہی ماسٹر صاحب کی جیل میں جانے سی یقینی ہی- ماسٹر صاحب کی تحریر نے حکام وقت کو ناراض ہوئے ہیں اور اُنپر حکام وقت کا عتاب نازل ہوا ہی- اسکے لئے اگر خالی ماسٹر صاحب ہی کو تکلیف جھیلنا پڑتی تو مضائقہ نہ تھا- مگر اُنکا بیگناہ خاندان تباہ ہوگا-

ماسٹر انبا پرشاد قصوروار ہیں یا بیقصور ہیں اسکی بحث فضول ہی- جب حکام وقت نے اُنکو قصوروار سمجھکر اُنپر مقدمہ دائر کیا ہی تو وہ اُسکی قصوروار ہی ہیں- کیونکہ ہمارے بیقصور کہنے سی حکام اُنکو چھوڑ نہیں دیتے ہیں- اور نہ اُن کا کچھ بھلا ہی ہی- اسلئے ہمیں قصوروار یا بیقصور ہی کا جھگڑا چھوڑ کر ماسٹر صاحب کی رہائی کیطرف خیال کرنا چاہیے- ہمارا مطلب ہی کہ جسطرح ممکن ہو- ماسٹر انبا پرشاد رہا ہوں- چاہے قصوروار ثابت ہوں اور چاہے بیقصور- مگر رہا ہوں- لیکن خیال رہی کہ یہہ لڑکر نہ ہوگا اور عدالت سی بھی نہوگا- ہوگا اُسی سی جسکے عتاب سی یہہ آفت آئی ہی- اس لئے آؤ ہم تم سب ملکر حکام وقت کے قدموں میں گریں اور ماسٹر انبا پرشاد کی رہائی کیلئے نہایت عاجزی سی درخواست کریں :-

مرادآباد کی رحم دل کلکٹر صاحب اور اُنپی صوبے کی چھوٹی لاٹ کی رحم کی بھیک ہمیں اسوقت مانگنا چاہیے اسوقت ہمیں اپنی عادل حکام سی قانون یا عدل کی بھیک نہیں مانگنا ہی- مانگنا ہی رحم کی بھیک- رحمدل حکام وقت قانونی انصاف کا خیال چھوڑ کر انبا پرشاد پر نظر ترحم فرماویں اور اُنکو رہائی دیں- حکام وقت کی عطا کردہ آزادی کی بھروسہ پر ہم لوگ لکھتے تھے- مگر اب ہمکو معلوم ہوا کہ ہماری وہ سب تحریریں قانونًا درست نہیں تھیں- اسلئے آئندہ کو اسیطرح لکھینگے جسطرح حکام وقت ارشاد کرینگے- لیکن غفلت میں جو خطا ہوئی ہی وہ قابل معافی ہی- اسپر معاف کیا جائے- عدل سی نہیں رحم سی معاف کیا جاوے- ہمارے ساتھ قانونی برتاؤ کرکے رحم کا برتاؤ کیا جائے- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حکام وقت کی خدمت میں ہماری تحریریں گستاخانہ ہوئیں- مگر اب بھی چھاتی ٹھونک کر کہتے ہیں کہ کبھی ہم لوگ بیوفا نہیں ہیں- سرکار انگریز کیساتھ برائی کبھی نہیں چاہتے ہیں- ہم ہمیشہ سی وفادار ہیں- ہمیشہ سی خیرخواہ سرکار ہیں- سرکار انگریزی کو چھوڑکر ہمیں دوسیر کا مطلق سہارا نہیں ہی- صدہا سال کی مصیبت کی بعد اس پرامن زمانہ کا منہہ ہمیں دیکھنا نصیب ہوا ہے- اسکی ہم تہ دل سے تعظیم کرتے ہیں- حکام وقت ہمارے اِن سچے اظہار کو سچا سمجھیں +

ہمیں شرم آتی ہے کہ ہمارے لئے ہمارے وقت کی حکام والاشان اپنی عدالت کی ذریعے ہمپر فریادی ہوئی ہیں- ہمیں شرم آتی ہی کہ جنکی عطا کردہ آزادی کی زور پر ہم لکھتے تھے وہی ہمپر فریادی ہوئی ہیں- جو ہمارے سب طرح مالک اور بادشاہ ہیں وہی ہمپر فریادی ہوئے ہیں- جنکے ایک اشارہ میں ہماری آزادی کافور کیطرح اُڑ سکتی ہی وہی ہمپر فریادی ہوئی ہیں- جس چھوٹی لاٹ سر انٹونی مکڈانل صاحب نے لکھنؤ کے اخبارونکی نکتہ چینی کی تعریف کی ہی اور اپنے صوبہ کے دیسی اخبارونکو بہتوں سے اچھا بتایا ہے- اُس فرشتہ سیرت چھوٹی لاٹ کی عملداری میں ایک اڈیٹر پر سڈیشن کا مقدمہ چلایا جانا اُسکی بڑی بدقسمتی کی بات ہی- ہمکو امید ہی کہ ملک میں اگر سڈیشن کی ہوا نہ چل رہی ہوتی تو مرادآباد میں جامع العلوم کو یہہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا +

جس طرح ماسٹر انبا پرشاد صاحب روپوشی کے بعد خود بخود عدالت کی پناہ میں آئے ہیں اسطرح کھلے دل سے حضور کلکٹر صاحب مرادآباد اور عالی جناب چھوٹی لاٹ بہادر کی پناہ میں آئیں- معافی اُن کیلئے سب سے اعلےٰ ڈیفنس ہے- سرکار سی ہاتھ جوڑکر قصوروں کی معافی چاہیں- ماسٹر صاحب کی دوستوں وکیلونسے بھی یہی عرض ہی کہ ماسٹر صاحب کیلئے معافی کی خواستگار رہوں + ہمیں کافی امید ہی کہ سر انٹونی مکڈانل صاحب بہادر جیسی حاکم کی عملداری میں معافی ملنا مشکل نہ ہوگی- معافی ملیگی اور ماسٹر صاحب رہا ہونگے + سرکار سے بھی ہماری یہی عرض ہی کہ ایک ادنیٰ رعایا کو جیل دینے سی معافی دینا اُسکی لاکھ لاکھ بڑائی کا موجب ہوگا +

مسٹر گلیڈسٹون کے حال میں ایک خط لکھا ہے - جسکا خلاصہ یہاں درج کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا :-

"گلیڈ - ۲۱ - ستمبر ۱۸۹۷ء - جناب من - کسی زبان میں اتنی طاقت نہیں کہ میں اس رد و شرم اور شرارت کا ذکر کروں جو مشرق یورپ کی مالیسی میں پچھلی دو برسوں سے ہوتی چلی آئی ہے - خلاصہ یہ ہے :- ایک لاکھ آرمینی ذبح کر دیئے گئے - ایسا جس کے تکرار کے واسطے کوئی کفالت نہیں - اور جس سے قاتلوں کو بہت ہی فائدہ ہوا ۲ - ٹرکی ایسا زبردست ہے کہ جنگ کریمیا کی بعد آجتک اس طاقت کو نہ پہنچا تھا - ۳ - یونان ایسا کمزور کہ اسکا ضعف اسوقت سے آجتک کبھی اس درجہ پر نہ پہنچا تھا جسے اسکی سلطنت علیحدہ ہوئی + ۴ - اور یہہ سب یورپ کی اتحاد کی بدولت - یعنی - طاقتوں کی باہمی بے اعتباری اور عداوت کی باعث +

کونسل آئین پنجاب - پنجاب میں کونسل واضع آئین قائم ہوگئی - ۹ ممبر ہیں جنکو انریبل کے خطاب سے پکارا جائیگا - اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اسکے میر انجمن ہیں - ممبروں کے نام درجہ وار حسب ذیل ہیں :-

مسٹر سی - ایم ریوازی - ایس - آئی - فنانشل کمشنر پنجاب -

(۲) بابا کھیم سنگھ بیدی سی - آئی - ای +

(۳) مسٹر ایس - ایس تھوبرن کمشنر قسمت راولپنڈی +

(۴) نواب فتحعلی خان قزلباش +

(۵) مسٹر ایل - ڈبلیو ڈین - ایف - آر - جی - ایس قائمقام چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب +

(۶) سر ولیم راٹیگن کیو - سی +

(۷) خان بہادر خلیفہ سید محمد حسین شہیر الدولہ ممتاز الملک +

(۸) مسٹر جے - ایس ہیر سفوڈ - ایم - آئی - سی - ای سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بشعبہ آبپاشی +

(۹) رائے بہادر مدن گوپال ایم - اے بیرسٹر ایٹ لا +

کونسل کے قواعد - قواعد اور ضوابط مفصلہ ذیل ہیں - جلسے جب حضور پریسیڈنٹ مناسب سمجھیں منعقد فرمائیں اور عموماً ۱۱ بجے سے ۴ - بجے تک ہوا کرینگے +

ممبران نے اگر کچھ کہنا ہو میر انجمن کی اجازت سے بیٹھے ہوئے ہی بیان کرینگے ہر معاملات کی نسبت رائے طلب کیجائیگی اسطرح سے کہ پہلے بائیں طرف کی جونیر ممبر سے اس کے بعد بڑھتے بڑھتے اخیر میں میر انجمن صاحب کی باری آئیگی - نشست درجہ وار ہوگی اور جونیر ممبر حضور کے بائیں جانب ہوگا - کوئی ممبر کسی معاملہ کی نسبت کسی دوسرے ممبر کیطرف سے جو انگریزی تقریر نہیں کر سکتا ہے گفتگو بیان کر سکتا ہے اور حسب اجازت میر انجمن اردو میں بھی بول سکتا ہے - سوال کو بعد گفتگو کے میر انجمن پیش کرینگے اور کثرت رائے سے تصفیہ ہوگا - قانون پیش کرنے اور اسپر غور کرنے اور اسکے پاس کرنیکی نسبت معقول قواعد پائے جاتے ہیں - ہر ایک ممبر کو اعتراض کرنے اور دلیل دینے کا موقع ہوگا - اور ہر ایک قسم کی اطلاع متعلق معاملہ زیر بحث کی طلب اور حاصل کرنیکا موقع دیا گیا ہے +

جب مسودہ قانون تمام منازل کو طی کر کے کونسل میں پاس ہوگا - تب نواب لفٹنٹ گورنر اسکو منظور کرینگے اور حضور گورنر جنرل سے آخری منظوری کے آجانے پر وہ قانون مروج سمجھا جاویگا +

جرمنی کے شہنشاہ ولیم آجکل ایک جدید اور مہلک آلہ جنگ کی تیاری میں مصروف اور میدان کارزار میں اس سے قیامت برپا کرنیکے آرزومند ہیں اسکا نام ہوگا صفوف جنگ کا برباد کرنیوالا - ہر کرپ نے جو جرمنی کا مشہور و معروف توپ ساز ہے اسکا نقشہ تیار کیا ہے - اور اسی کے کارخانہ واقع ایسن میں اسکی ساخت ہو رہی ہے - اس میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنکی خود شہنشاہ ولیم نے تحریک کی ہے - جب وہ آلہ تیار ہو جائیگا تو شہنشاہ موصوف خود بدولت اسکا امتحان کرینگے +

اس آلہ کی شکل ایک گاڑی کی سی ہے جو ہاتھ سے کھینچی جاتی ہے - لیکن اس میں فرق صرف اتنا ہے کہ گاڑی کے پہیے مرئی ہوتے ہیں اور اس کے پہیے غیر مرئی ہونگے - کیونکہ اسکے چاروں طرف سخت اور مضبوط فولاد کی زمین تک دیواریں کھینچی ہوئی رہینگی - اور اسکی چھت تمام تیر کانٹوں سے بھری ہوئی اسکی دیواروں میں چھوٹے چھوٹے ویسے ہی دریچے ہونگے کہ جیسے جہاز کے کمروں میں ہوا کرتے ہیں - وہ آپسے کشادہ اور بند ہوتے رہینگے - ان دریچوں کے اندر مشین کی توپیں ہونگی جو ہلک گولے برساتی رہینگی - ایسے ہر ایک آلے پر بارہ ملازم مقرر ہونگے - اسکے دو سیع پہیے مضبوط اور بڑی بڑی کمانوں پر نصب رہینگے - یہہ آلہ حرکت کے وقت انہیں پٹریوں پر چلا کریگا - جو اس میں سے نکلکر زمین پر بچھتی ہوئی چلی جائینگی - اور جسطرف چاہے وہ چل سکیگا - میدان جنگ میں وہ سپہ سالار کی زیر نگرانی رہیگا - جب لڑائی گھمسان کی ہوگی اور غنیم کی فوجیں کثرت سے مشغول کارزار ہونگی اسوقت وہ آلہ انکی بربادی کو بھیجا جائیگا +

ہائیکورٹ بمبئی میں ۱۴ - اکتوبر کو جسٹس پارسن اور راناڈے کے اجلاس میں مقدمہ پراتودہ کے بارہ میں ایک عرضی اپیل کی پیش ہوئی - جس میں درج تھا کہ - ۱ - وہ مضمون جو قابل الزام بنایا گیا مرہٹی اخبار پراتودہ میں لکھا گیا تھا - اور مرہٹی زبان جاننے والی لوگوں میں شائع کیا گیا تھا - اور اسی واسطے صاحب جج کو چاہیئے تھا - کہ مرہٹی جاننے والی اسیسروں کی رائے کو مناسب وقعت دیتے - جنہوں نے کہدیا کہ مضمون مذکور باغیانہ نہیں ہے ۲ یہہ صاحب کی جج کی غلطی تھی کہ انہوں نے مضمون زیر بحث سے یہہ مراد لی کہ اس سے اس گورنمنٹ کی خلاف بغاوت پھیلانے کی کوشش کی تھی - جو برٹش انڈیا میں برے قانون قائم ہے - ۳ - فاضل جج نے ملزم نمبر ۲ کی اس بحث پر کافی اور مناسب غور نہیں کیا کہ مضمون زیر بحث ہرگز دفعہ ۱۲۴ - الف تعزیرات ہند کی تحت میں نہیں آتا - ۴ - صاحب جج کی غلطی تھی کہ انہوں نے مستغاث علیہ کی پیروکار کی سوالات جرح روک دیئے - ۵ - ملکہ معظمہ کے مجسمہ کی متعلق جو مضمون تھا - وہ کسی قسم کی باغیانہ تجویز کی واسطے دندان شکن جواب تھا - اور صاحب جج نے غلطی کی کہ اسکے یہہ نہایت ہی صریح معنے نہ لئے + ۶ - صاحب جج نے مضمون کے فقرات کی غلط ترتیب سے معنے لئے + ۷ - صاحب جج نے غلطی کی کہ سوائے اس مضمون کے جسپر الزام لگایا گیا - استغاثہ کی شہادت اور نیز بدنیتی کے ثبوت کیواسطے اور مضامین پیش کرنیکی اجازت دی + ۸ - مضمون بہ عنوان "آزادی کے واسطے تیاریاں" کی استغاثہ کی واسطے گورنمنٹ کا حکم موجود نہ تھا - جیسا کہ دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری کی رو سے ضروری ہے - ۹ - اسیسروں کی نسبت جو ریمارک دیئے گئے وہ انصافی پر مبنی اور ناروا تھے + ۱۰ - صاحب جج نے غلطی کی کہ اپنی طبیعت پر غیر متعلق خارجی امور کا اثر ہونے دیا + ۱۱ - صاحب جج نے غلطی کی کہ مستغاث علیہ کی درخواست دربارہ انگریزی دان اسیسروں کی منظور نہ کی - حالانکہ انگریزی دان اسیسر مل سکتے تھے - ۱۲ - "سیواجی" اور علاقہ گائیکواڑ میں اسلحہ پر مضامین سے کوئی بری نیت مستغاث علیہ کی خلاف نہیں ظاہر ہوئی + ۱۳ - مضمون زیر بحث کا مطلب یہہ ہے کہ اہل کناڈا نے توضیعی ذریعہ سے خود اپنی گورنمنٹ کی سیاست میں اپنا ایک حصہ حاصل کر لیا ہے - برعکس اسکے ہندوستانی صرف بک بک کرتے ہیں - اور اس قسم حصہ حاصل کرنے کے قابل بننے کے لیے اپنے واسطے کچھ نہیں کرتے - ۱۴ - تراجم غلط ہیں - ۱۵ - سزائیں غیر ضروری طور پر سخت ہیں - اگر ملزمونکو جرائم کا ملزم بھی مان لیا جائے + ۱۶ - چونکہ عدالت کے پاس کوئی شہادت اس امر کے یقین کی نہیں ہے کہ مالک مضمون زیر بحث سے خبردار تھا - صاحب شمس جج کو تسلیم کرنا چاہیئے تھا کہ وہ جرم کا مرتکب نہیں ہے - مزید برآں درخواست کنندہ مستدعی ہیں کہ عدالت انکی کافی ضمانتیں لیکر رہا کر دے +

صاحبان جج نے امثلہ دیگر کا عذات طلب کرنیکا حکم دیا - مالک کو واسطے عدالت نے حکم دیا کہ قید میں اس سے سخت محنت فی الحال لی جانی ملتوی رہے - یعنی وہ اسی حالت میں قید میں رہے جیسے کہ وہ ملزم جنکا مقدمہ صاحب مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو +

سوانح عمری سلطان صلاح الدین
فاتح بیت المقدس

سلطان صلاح الدین جو چھٹی صدی ہجری میں ایشیا کا ایک جلیل القدر اور نامور بادشاہ گذرا ہے اپنے زمانہ میں اسلامی حکومت کی ترقی بالخصوص فتح بیت المقدس کے باعث رحمت الہی کا ایک کرشمہ مانا گیا ہے - کتاب مندرجہ عنوان جو اسوقت ہمارے زیر نظر ہے - اسی نامور بادشاہ کی سوانح عمری ہے حکیم مولوی احمد حسین صاحب الہ آبادی نے اس کتاب کے لکھنے میں - ایسی محنت کی ہے جس سے اس بادشاہ کی زندگی کو ابتدا سے زمانہ وفات تک آئینہ کی مثال کر دکھادیا ہے - جو لوگ آج غیر قوموں کے کارنامے پڑھکر ان کی بہادری اور حب الوطنی پر فریفتہ ہو رہے ہیں - اس کو پڑھیں - خاص خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ مصنف نے ابن خلدون - ابن اثیر اور دیگر نامور مورخین عرب سے اپنی تحقیقات کو مرتب کیا ہے - دو سو صفحے کی ضخامت اور ایک روپیہ عمدہ قیمت ہے ٭

سنہ ۱۸۹۸ء کانپور کی بڑی جنتری

یہہ جنتری محمد رحمت اللہ صاحب رعد کی اہتمام سے نامی پریس کانپور میں چھپی ہے - جو کوشش رعد صاحب نے اس جنتری کی تیاری میں کی ہے اور جس تلاش سے عمدہ عمدہ معلومات کا ذخیرہ فراہم کیا ہے - وہ بلاشبہہ قابل تحسین معلوم ہوتا ہے - یوں تو ہر سال ہندوستان کے مختلف صوبجات سے چھوٹی بڑی جنتریاں بہ تعداد کثیر شائع ہوتی ہیں - مگر یہہ جنتری اپنے مضامین کی عمدگی بالخصوص خط اور چھاپہ کی صفائی - دلکش تاریخی معلومات کے اندراج - عجائبات روزگار کے بیان - تصاویر کی نفاست اور رنگینی سے ایسی دلچسپ ہوگئی ہے کہ پبلک کو اسکے مطالعہ کی سفارش کرنا اسکی خوبیوں کے مقابلہ میں کوئی زیادہ کام نہیں

رعد صاحب نے اس جنتری کے پسند خاص اور خریداری عام ہونے کی غرض سے اسکو کئی قسم کے کاغذ پر ایسی خصوصیت سے چھاپا ہے کہ امرا و عامہ شائقین دونوں اس سے فائدہ اٹھا سکیں :-

کاغذ عمدہ ٹائٹل پیج میناکاری - تصاویر رنگین مع نقرئی و طلائی کام قیمت فی جلد عہ

کاغذ عمدہ تصاویر سادہ قیمت فی جلد ۸ر + عام خریداران قیمت فی جلد ۴ر و ۲ر ٭

ناول بینی اور مسلمان

ہم آج ایک ایسے مضمون پر قلم اٹھاتے ہیں کہ جو ہندوستان کیا یورپ تک میں ایسی کثرت سے جاری ہے کہ کوئی مہذب سے مہذب سوسائیٹی یا جلسہ اسکو یعنی ناول بینی کو معیوب نہیں خیال کرتا - بلکہ مہذب لوگوں یا مہذب جلسوں اور صحبتوں کے کمروں میں جسقدر الماریاں یا میزیں ہونگی ان سب میں مذہبی اور اخلاقی کتابوں کے پہلو بہ پہلو اگر کوئی کتابیں شوق کے ساتھ سجی ہوئی نظر آئینگی تو وہ یہی ناول ہونگے - گو ہندوستان میں موجودہ یورپین یعنے مغربی تہذیب سے پہلے بھی عشقیہ کتابیں یا عشقیہ قصے اور عشقیہ مضامین ایسے کثرت سے موجود تھے کہ مسلمانوں کے تنزل کے بواعث میں سے ایک قوی باعث عشقیہ مضامین کا ان کے دل و دماغ میں سما جانا بھی بیان کیا جاتا ہے اور یہہ وبال صرف ہندوستان ہی میں آکر نہیں پیدا ہوا - بلکہ ہر ایک جگہ مسلمانوں کے لٹریچر میں خواہ وہ کسی ملک میں گئے اسی طرح جذب ہوتا رہا کہ آج جسکا جدا کرنا ایک مشکل کام ہوگیا ہے شروع اسلام کے تھوڑے ہی روز بعد مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ کی زبان اور لٹریچر فارسی ہوگیا تھا اور یہی وہ زمانہ تھا کہ اسلام غنی عالم شباب پر تھا - پس اسی فراغت اور دولتمندی کے بے فکر زمانہ میں عیش و عشرت نے اپنا دخل پایا جسکے ساتھ ہی حضرت عشق نے اپنا قدم جمایا یہانتک نوبت پہنچی کہ مسلمانوں کی کوئی تحریر خواہ وہ نظم تھی یا نثر اسکی چاشنی سے نہیں بچی یہانتک کہ بڑے بڑے ثقہ ریفارمر اور مشاہیر عہد بھی اسی رنگ میں رنگے گئے - اور اگر کوئی اس سے خالی رہا تو اسکے کلام کی کوئی قدر اور وقعت نہیں کیگئی اور اسکو خشک دماغ زاہد تحقیر کہا گیا - اسیواسطے عام مذاق کے موافق ہر شخص عشق ہی کے رنگ میں ڈوبا ہوا نظر آنے لگا - کیونکہ بلا عشقیہ مضامین کے شامل ہوئے ہر ایک کلام بے مزہ اور پھیکا ہونیکا لقب پانے لگا - یہانتک کہ مذہبی معاملات میں بھی تصوف کے نام سے اسیکا جلوہ نظر آنے لگا - یہہ ہم نے مانا کہ عوام کے کلام میں جو مضامین ہوتے تھے وہ محض خیالی باتیں ہوتی تھیں - لیکن یہہ سوچنے کی بات ہے کہ ایک نوجوان بیفکر طبیعت پر وہ عاشق معشوق کی باتیں کہ جن میں معاملات اور واقعات ایسے طور پر درج کئے گئے ہوں کہ جو واقعی آپس میں دو محبت والوں کے ہوا کرتی ہیں کیا کچھ اثر پسند انہیں کرینگی - جب کسی قوم کے سامنے اور گرد و پیش چار و نظر یہی مضمون ہو تحریر میں تقریر میں افعال میں اقوال میں مشاہدے میں اسیکا چرچا ہو تو پھر کوئی طبیعت اسکے اثر سے بچ سکے یہہ ایک فرشتہ کی خصلت ہے نہ کہ انسان کی - پس اسیواسطے مسلمان سوسائٹی کے دلوں میں عشق کا پیدا ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر ہوگیا - ناز و نعم کے پلے ہوئے بے فکر شہزادے دن رات اسی میں مست رہنے لگے گرد و پیش جو مصاحب تھے انکی یہی کیفیت تھی کہ سوائے عشقیہ مضامین کے نہ کوئی کلام ہے نہ کوئی کتاب غرضکہ قوم کے خمیر میں عشق کا پورا اثر ہوگیا اور ایک ایسی طبیعت کہ جس میں عشق و محبت کا مادہ نہ ہو بدقسمت اور بدنصیب شمار ہونے لگی جیسا کہ ایک شاعر صاحب فرماتے ہیں شعر

بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نہ شد + کور بہ چشمی کہ لذت گیر دیدارے نہ شد +

پس جب قوم میں عشق و محبت نے یہانتک حالت پیدا کردی تو اسکا نتیجہ جو کچھ ہوا ظاہر ہے + علم گیا سلطنت گئی دولت گئی اخلاق گیا مذہب گیا - باقی رہگیا تو کیا بیفکری اوباشی ناعاقبت اندیشی کیونکہ اس قسم کی کتابوں میں سوائے اسکے اور کیا تعلیم تھی انمیں یہی تلقین تھی کہ دنیا و مافیہا سے کنارہ کر صرف جانان اور دلبر کے تصور میں سرمست و سرشار رہو - ایسی مجلسوں میں کہ جنکی ہوا تک نئے اٹھتے ہوئے نوجوانوں کو نہیں لگنی چاہیئے تھی لڑکوں کو نمود دانستہ اور تاکید شامل کیا جاتا تھا - ایسے ہی اشعار کہنے کی انکو ترغیب دیجاتی تھی ہزاروں عشقیہ اور ناپاک اشعار ان کو ازبر کرائے جاتے تھے - پھر کسطرح ممکن تھا کہ کوئی اخلاقی یا علمی مضمون انکے دل و دماغ میں آسکتا - پس ایسی قوم کے خیالات کا نقشہ یا ایک دوسری صورت یہہ ناول ہیں - مسلمان پہلے ہی کونسے عشقیہ مضامین سے غیر مانوس یا ناواقف تھے کہ جو ہاتھوں ہاتھ اس صورت تبدیل شدہ تحفہ کو شوق اور آرزو کے ساتھ نہ لیتے اور ہمارے خیال میں ناول کا طرز پرانے قصوں کی طرز کی نسبت زیادہ موثر اور دل میں اثر پیدا کرنیوالا ہے وہ براہ راست ایک مسلسل بات ہوتی تھی اور یہہ سوال و جواب کی طور پر زیادہ واضح اور زیادہ طبیعت میں انقلاب پیدا کرنیوالا طریقہ ہے - یعنی وہ ایک قصہ بطور زبانی بیان کرنیکے تھا - تو یہہ ہو بہو فوٹو یا نقشہ اور تصویر ہے +

میں یہہ نہیں کہتا کہ میں نے ناول نہیں دیکھے نہیں بلکہ ناولوں کے دیکھنے ہی نے ایک روز میرے دل میں یہہ خیال پیدا کیا - ایک ناول دیکھ چکنے کے بعد میری طبیعت بالکل اداس اور حیران ہوگئی میرے دل میں جو خیالات پیدا ہوئے وہ سب اسی قسم کے تھے کہ جن سے تمام باتیں جنکا کرنا موجودہ زمانے کیواسطے یا دنیا میں رہنے کیواسطے ضروری ہے محض ایک فضول کام معلوم ہونے لگیں بیفکری اور دینی یا دنیوی معاملات سے قطع تعلق کے خیالات دماغ میں بھر گئے اور چند لمحہ کے واسطے میں بالکل ایک خیالی عاشق صادق بنکر کسی کے عشق میں محو اور از خود رفتہ ہوگیا - حالانکہ یہہ سب باتیں محض خیالی تھیں - پس اس میں کوئی شک نہیں کہ اسیطرح رفتہ رفتہ یہہ خیالات دل و دماغ میں ایک تغیر عظیم پیدا کردیتے ہیں - جو نوجوان گروہ کیواسطے سخت مضر اور نقصان دہ ہیں ٭

اس جگہ ہمارا منشا ناولوں کی مذمت کرنیسے انکی خوبی تحریر اور انشا پردازی پر نکتہ چینی کرنیکا نہیں ہے - ہم خود اس بات کے قائل ہیں کہ انکی عبارت کی خوبی مضامین کی بندش اور خیالات کا ایسے طریقہ سے ادا کرنا کہ جو فی الواقعہ اصل کے مطابق ہو - انکی انشا پردازی اور انکی تحریر کا زور

قلم بیشک ہماری تعریف پر حکومت کرتا ہے۔ اور بیساختہ ہماری زبان اور قلم سے تعریف و واہ واہ نکل پڑتا ہے لیکن اگر ہم اپنی موجودہ پست اور ذلیل حالت پر نظر کریں اور اپنے تنزل اور ادبار کو دیکھیں تو ہمکو ایک گہرے خیالات کے احاطہ میں گھر جانا پڑتا ہے جسکے بعد ہمکو معلوم ہو جاتا ہے کہ ہمارے واسطے یہہ باتیں تباہ کرنیوالے عمیق گڑھوں سے زیادہ خوفناک اور مضرت بخش ہیں +

پہلے ہی ہمارے اردو یا فارسی۔ کے لٹریچر میں کونسی ایسی ندرت اور خوبی کے ساتھ علمی اخلاقی اور تمدنی مضامین ہیں کہ جسکے درست کرنیکی طرف متوجہ ہونے کی بجائے ہم اسکو زیادہ گندہ اور زیادہ ناپاک کرنے پر مائل ہو گئے ہیں + باقی آئندہ

راقم خاکسار صادق بلند شہری از سرسہ پنجاب

ڈیراڈیٹر! آجکل جو ہمارا ملک محتاج اصلاح ہے۔ یہہ امر تو محتاج بیان نہیں اور مصلحان ملک اس ضرورت پر نظر کرکے مدتوں سے بقدر تفاوت مراتب فہم کچھ چیخ پکار کر بھی رہے ہیں۔ مگر میں بعض خاص امور کیطرف آپکو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہہ ہیں کہ خاص خاص لوگونکو چھوڑ کر عموماً خرابی ملک کا سبب افلاس کو بتایا جاتا ہے اور رفع افلاس کی یہہ تدبیر بتائی جاتی ہے کہ ملک کو چاہیئے کہ مغربی علوم و فنون میں ترقی کرے۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ یہہ تدبیر بھی کلدگر نہیں ہوئی۔ لوگوں نے مغربی علوم میں کم و بیش دستگاہ پیدا کی بھی اور بعض بعض لوگ اونچی اونچی نوکریوں پر بھی پہنچے ہیں حرفت و تجارت میں بھی لوگ ہاتھ ڈالنے لگ گئے ہیں۔ مگر افلاس دن دونی ترقی کر رہا ہے۔ شاید یہہ کہا جاوے کہ ترقی فنون مغربیہ اشاعت عامہ تک نہیں پہنچی اسلئے نفع نہیں ہوا۔ اسکے جواب میں کہا جا سکتا ہے کہ اول تو ایسے عموم و شمول کیواسطے زمانہ بہت چاہیئے دوسرے ایسی عموم و شمول بنظر طرز معاشرت ملک ناممکن بھی ہے۔ تیسرے جسقدر ترقی ہوئی اسنے اپنی جگہ پر بھی کوئی اثر نہیں کیا جس سے آئندہ کوشش کی ہمت ہو سکے۔ سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ لوگونکا طرز معاشرت بدلنے لگ گیا ہے۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ بدل گیا ہے۔ جس سے مصارف میں بے شمار ترقی ہو گئی ہے۔ صدہا نئی چیزیں ضروریات معاشرت میں داخل ہو گئی ہیں۔ جنکی سبب مصارف کسی حد تک ٹھہرتے نظر نہیں آتے پھر رفع افلاس کیسے ہو سکے سامان آرائش و اسباب معاشرت جتنی جتنی ارزاں ہوتے جاتے ہیں۔ اسیقدر طبائع کو اسکے استعمال پر دلیری ہوتی جاتی ہے اور زمانہ موجودہ کی اصطلاح میں ترقی تہذیب اسی کو کہتے ہیں کہ جدید سامان معاشرت کا استعمال کیا جائے۔ پھر اس مجموعی اور روزافزوں حالت کو اگر کوئی غور سے سوچے تو جان سکتا ہے کہ زمانہ کی رفتار راہ افلاس کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ تیس برس پہلے جسقدر تمول ہمارے ملک میں تھا اب اسکا بیسواں حصہ نظر نہیں آتا تا بحدیکہ ہوائے مفلسی کا اثر انگریزوں تک پہنچنے لگ گیا ہے۔ مجھے خاصکر مسلمانونکی حالت کی نسبت کچھ کہنا ہے۔ واضح ہو کہ خصوصیات ملک و قوم کی تفاوت کی لحاظ سے بعض امور بعض لوگوں کے لئے مضر ہوا کرتے ہیں۔ میں یہہ ہرگز نہیں کہتا کہ مسلمان انگریزی ہرگز نہ پڑھیں انگریزی فنون سے نفع نہ لیں نہیں ضرور پڑھیں سیکھیں۔ مگر مسلمانونکی اصلاح کا گر اور ہی ہے۔ وہ یہہ ہے۔ کہ مسلمان اپنے پاک مذہب کی اتباع میں استقلال اور استقامت پیدا کریں۔ اس سے انکے اخلاق درست ہونگے اور اعتدال اور حد وسط پر قائم رہنے کی انکو قواعد آجاوینگی۔ یہہ کام بھی اگرچہ دیر طلب ہے مگر ایسا مبارک کام ہے کہ اسکو شروع کرتے ہی اس کی برکات کا ظہور ہونے لگیگا۔ میں اس اجمال کی تفصیل کسی آئندہ وقت پر چھوڑتا ہوں۔ اگر آپ کو یا آپکے ناظرین اخبار کو شوق ہو تو انشاء اللہ اپنے تمام دعوے کو مدلل اور مفصل کرکے بیان کرونگا۔ کہ میرا دعویٰ دلائل عقلیہ و حسیہ پر مبنی ہے۔ فقط +

راقم نامہ نگار

روپڑ (انبالہ) یہانپر مدرسہ اسلامیہ صرف پرائمری تلک کوئی چار برس سے ہے۔ جسکا اعلےٰ مدرس مرزا حسن بیگ تھا۔ جو چند روز ہوئے بے انصافی سے موقوف کیا گیا۔ اور اسکی جگہ ایک ایسا شخص مقرر کیا گیا ہے جس سے علاوہ ایک عظیم گروہ مسلمانان شہر کے کل طلبا نا راض ہیں۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ موقوف شدہ مدرس نے اپنا الگ مدرسہ بتاریخ ۱۲۔ ماہ حال کو کھول لیا۔ جہاں اسی روز مدرسہ اسلامیہ کے آدھے طلبا اٹھکر چلے گئے۔ اگر انجمن نے منشی فاضل مدرسہ کیلئے جیسا سنا جاتا ہے منگوانا تھا تو دو ایک ماہ اور اس پرانے استاد کو رہنے دیتے۔ اس انتظام کی جبتک اصلاح نہ کیجائیگی۔ برابر ابتری رہیگی۔ **دسہرہ**۔ یہانپر کچھ رونق کا نہیں ہوا۔ کیونکہ یہانپر اہل ہنود میں آریا لوگونکا زور ہے بعد دسہرہ کے سالانہ کشتی شہر کے اکھاڑونکی ہوئی۔ چونکہ منتظم دنگل کوئی ثالث نہ تھا۔ اسلئے بڑی بے لطفی رہی اوستاد میتڈو پہلوان نے بہت عقلمندی کی۔ جو تیسرے دن اپنے شاگرد دنگل میں نہ گیا۔ کیونکہ فساد کا اندیشہ تھا۔ جسکی وجہ یہہ تھی کہ دوسرے اکھاڑہ کے شاگرد خود ہی منتظم اکھاڑہ اور خود ہی ثالث +

یہاں پر چند ہندوؤں نے اتفاق کیا ہے کہ مسلمان قصابوں سے بکری کا گوشت نہ لیا جائے بلکہ خود جھٹکے کی دکان کھولنی چاہیئے +

جالندھر کی سالانہ منڈی مویشیاں میں بھینسیں اب کے بکثرت تھیں۔ خرید کم۔ گھوڑے گھوڑیاں کم تھیں۔ جن میں سے چھوٹے ٹٹوؤں کی خرید زیادہ تھی۔ اور بڑے جانورونکی خرید کم۔ گھاس وغیرہ نیرہ گراں تھا۔ اور دھوپ کی تکلیف تھی +:- نگار

دھرہ دون میں منادی ہوئی ہے کہ مقام ہردوار میں جو دھرہ دون سے چند میل کے فاصلہ پر ہے طاعون پھوٹ پڑا ہے اسلئے عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اپنے اپنے مکانوں کو سفیدی کرالیں بیت الخلا اور چوبچوں میں تارکول کافی طور سے لگائیں ورنہ مقدمہ قائم ہوگا +

موسم تبدیل ہونے لگا ہے کسیقدر خنکی بھی ہو چلی ہے پانی سرد ہو گیا دھوپ بھی ناگوار نہیں معلوم ہوتی ہے۔ سرحد کیلئے خچر اور گھوڑے یہانسے بھی خریدے جا رہے ہیں +

ایک پنجابی مسلمان کو جو خچر باتری کا سپاہی تھا اس جرم میں ۱۱۔ ماہ حال کو پھانسی دیگئی کہ اسنے عرصہ چند روز کا ہوا ایک گورکھا خچر باتری سپاہی کو جو اپنے گھر میں بیخبر سو رہا تھا۔ اسکی کنپٹی پر ایک لمبی میخ ٹھونک کر ہلاک کر دیا تھا۔ جسکا وہ اقراری بھی تھا + (نامہ نگار)

حیدرآباد دکن سے ہمارے پاس ذیل کی فہرست اُن اصحاب کی پہنچی ہے جنہوں نے کریٹ روم کی مجروحین کیلئے چندہ دیا ہے + ۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ لغایتہ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ :-

جناب مولوی محی الدین احمد صاحب منتظم۔ عبدالقادر محی الدین صاحب + رحمت بی۔ سید حسن صاحب محل سید حسن صاحب + فرزند سید حسن صاحب + خوشدامن صاحبہ سید حسن صاحب + عبدالرحمن صاحب ساکن محلہ مغلپورہ سید جعفر حسینی صاحب ساکن تپہ بازار + سید خواجہ محی الدین صاحب ساکن تپہ بازار + محمد محبوب علیصاحب ساکن گولکنڈہ میر محبوب علیصاحب ساکن کچہ بدریلال + مولوی قاری محمود حسین صاحب ساکن محلہ شاہ گنج + حبیب حسن صاحب جمعدار نواب عماد نواز جنگ بہادر کمشنر گودرگری + عبداللہ حد خانصاحب منصرم تحصیلدار ارسر سلہ + راگھوراؤ صاحب پیشکار تحصیل سرسلہ + بیکٹ راؤ صاحب محافظ دفتر سرسلہ + نانہ راؤ صاحب نقدی کارکن تحصیل سرسلہ بالاجی صاحب فوطہ دار سرسلہ + اشرف علیصاحب صیغہ دار سرسلہ + جودھل سنگراؤ جمعدار کارکی گنگیا صاحب صیغہ دار مکرم الدین صاحب بدگار صیغہ عدالت سرسلہ + شیخ علیصاحب صدر مدرس سرسلہ + محمد حسین صاحب نائب سرسلہ عبدالقادر صاحب محرر کوتوالی سرسلہ + ابراہیم خانصاحب صیغہ دار سرسلہ + محمد اعظم صاحب سوداگر سرسلہ + محمد اکرام الدین صاحب صیغہ دار دوم تعلقداری سدی پیٹہ + عبدالرحمن صاحب ملازم تحصیل سدی پیٹہ + سید عثمان صاحب چوکیدار سید حسین صاحب چوکیدار ہ + شیخ حیدر صاحب چوکیدار سرسلہ + محمد ملتانی صاحب چوکیدار شکرم پلی تعلقہ کریم نگر شیخ واد لصاحب چوکیدار جنگلات اچاڑی + محمد علیصاحب چوکیدار جنگلات سدی پیٹہ + (باقی آئندہ)

ہندوستان کی خبرین

بنارس کے مسمی ولی محمد کو ریلوے پولس نے زیر دفعہ ۴۰۸ و ۴۴۴ تعزیرات ہند چالان کیا تھا جسکو ۹ ماہ قید سخت کی سزا ملی - مجرم نے مجسٹریٹ پر عدالت مین جوتا پھینکا - اس جرم پر یہ ضاد سٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا - اور ۱۸ ماہ قید سخت کی مزید سزا پائی +

مسٹر تلک نے ممبری کونسل گورنری سے استعفی دیدیا ہے +

شملہ کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ٹامسن صاحب ایک سال کی فرلو رخصت پر تشریف لیجائینگے - مسٹر مریڈیتھ انکی جگہہ متمرر ہوئے +

گورنمنٹ بر مانے بمبئی سے آنیوالے جہازون پر قرنطینہ لگایا ہے +

سر الگزنڈر مکنزی لفٹنٹ گورنر بنگال دسمبر مین رخصت سے واپس تشریف لائین گے - ان کی صحت بحال ہوگئی ہے +

راولپنڈی مین ایک ہسپتال کھولا جائیگا جسمین ۵۰۰ انگریزی اور پالنو دیسی سپاہیون کی گنجائش ہوگی +

احمد نگر مین بھی وبا طاعون پھوٹی ہے جسکی اشاعت روکنے کیواسطے سخت تدابیر کام مین لائی جارہی ہین

کودی کینل مین سرکاری عالم ہیئت کی رہائش کی تعمیر کیواسطے گورنمنٹ نے ۱۹۶۲۳ روپیہ منظور کیا ہے +

آسام کے اکثر ملازمان محکمہ ڈاک کو دوران زلزلہ مین دلیری اور ہمت سے کام لینے کے صلہ مین ایک ایک ماہ کی تنخواہ فاضل بطور انعام عطا ہوگی +

ایک ہندوستانی اخبار لکھتا ہے - کہ احمد نگر کے چند برہمن شنکراچاریہ کے سامنے اس الزام پر پیش کئے گئے ہین کہ اونہون نے چھاونی کی ایک سکوٹ مین بہیڑ کا گوشت کھایا اور شراب پی تھی

گورنمنٹ ہندوستان نے ایک دارالصحت ہندوستان کی تجویز کی ہے - جو یادگار جشن جوبلی حکمران روسا و دیگر صاحب ثروت ہندوستانی قایم کرینگے اور اسکے قیام کو معاون ہونگے +

بیکانیر کی ریاست مین تعلیم کی ترقی اچھی ہورہی ہے - پچھلے سال دارالریاست مین ایک اعلے مدرسہ - ایک ٹھاکرون کی اولاد کی تعلیم کا مدرسہ - اور دو زنانہ مدارس تھے حضور وایسرائے کی تشریف آوری کی تقریب پر شہر کے بڑے بڑے سیٹھون نے ۵۰ ہزار روپیہ ایک تیسرے زنانہ مدرسہ کے قایم ہونے کے واسطے دئے - جو لیڈی الگن کے نام پر منسوب ہوگا +

وزیاگاپٹم کے علاقہ مین بہت بارش ہوئی ہے - بملی پٹم مین دو روز کے اندر اندر ۷ انچ بارش ہوئی - چنانچہ اسطرح پندرہ روز کے اندر اندر ۱۲ انچ تک بارش ہوئی +

ہندوستان مین ۱۸۹۶ء مین خالص سونا ۳۰۹۳۶۵ اونس آیا جسکی قیمت ۴۹۱۰۳۸۳ روپیہ تھی - اس سے سال ماسبق مین ۳۲۴۶۲۳ اونس سونا قیمتی ۵۲۵۹۵۲۴ روپیہ آیا تھا - چاندی کی درآمد بمقابلہ سال ماسبق بقدر ۱۰۸۹۰۰۰ اونس کم تھی - اور قیمت اسکی بقدر ۷۹۲۰۰۰ روپیہ کم تھی - تانبے کے سکہ کی قیمت کل ۱۷۶۹۰۰۰ روپیہ تھی سال ماسبق بھی اس کے مقابلہ مین ۸۲۰۶۲۵ روپیہ تھی +

اوٹکمانڈ کے ڈاکخانہ کا ملازم سموئیل سلن صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین جرم زیر دفعہ ۲۹۲ و ۵۰۰ و ۵۰۹ تعزیرات ہند پیش کیا گیا - جرم یہ تھا کہ اسنے ایک نہایت فحش خط اور ایک فحش اور ہتک آمیز پوسٹ کارڈ لکھا تھا - صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ماہ قید محض کی سزا دی - عدالت نے اس نرم سزا کی یہ وجہ لکھی کہ مجرم نوعمر ہے - اور کہ اسمین شک نہین کہ سزایابی سے یہ ملازمت سے بھی محروم ہوجائیگا +

وزیانگرم سے ایسٹ کوسٹ (ساحل شرقی) ریلوے کی پیمائش رائے پور تک بنگال ناگپور کمپنی کو طریق پر منظور ہوگئی ہے +

مسٹر جسٹس بیورلے - کلکتہ ہائیکورٹ کے جج بوجہ علالت کے مستعفی ہوگئے - آپ انگلستان مین رخصت پر تھے - اور وہان ہی مرض لاحق ہوا +

سمانا کے پاس سراگلی پہ ایک یادگاری مینار بنایا جائیگا - جس سے ۳۶ وین پلٹن سکھون کی اس دلاوری کی یادگار مقصود ہے - جو اونہون نے گلستان کی حفاظت مین ظاہر کی ہے +

پچھلے سال ہندوستان کا کتا ہوا سوت ۱۴۶۱۱۰۰۰ گٹھے (ایک گٹھہ = ۱۳۳½ پاونڈ = قریبا ۲/۳ من) چین مین داخل ہوا - یعنی بمقابلہ سال ماسبق کے اس درآمد مین ۴۰۰۰۰۰ گٹھون کا اضافہ ہوا +

پونا مین وبا طاعون برابر بڑھتی جارہی ہے - اور ہر طرح انسدادی میعاد کی تعمیل ہورہی ہے +

کراچی کی مجلس تجارت (چیمبر آف کامرس) نے اپنی سالانہ رپورٹ بابت ۱۸۹۶ء شایع کی ہے - اس بندرگاہ کی تجارت مین اس سال (۱۸۹۶ء) بہت کچھہ کمی ہوئی - جو حالات موجودہ کے لحاظ سے ایک قدرتی امر ہے - برآمد مین ۲۱۴ کی کمی ہوئی ہے - مگر درآمد مین ۷۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے - چنانچہ اصل خسارہ ۱۳۷ لاکھ کا ہوا - پنجاب کی تجارت اندرون ملک مین کراچی کا حصہ سب سے زیادہ رہا ہے - اور اب بھی یہی حال ہے - مثلاً کل صوبہ کا ۸۶½ فی صدی غلہ اس بندرگاہ کے راستہ جاتا ہے - کراچی کی تجارت خارجیہ نے نہایت اطمینان بخش ترقی دکھلائی ہے - اور باوجود حال کے بہت سے مصائب کے جو سال کے اختتام پر ہندوستان پہ نازل ہوئے - اس بندرگاہ کی تجارت بظاہر زبردست حالت مین معلوم ہوتی ہے +

دو مودر ہری چاپے کار کو پولس بمبئی لے آئی ہے جہان اسنے صاحب پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے وہی اظہار دئے ہین جو پونا مین دئے تھے - مزید تحقیقات جاری ہے +

میسور کی ریل پر جو خوفناک حادثہ پیش آیا تھا - اسکے متعلق تحقیقات ختم ہوگئی - رپورٹ شایع ہوئی ہے جس مین کسی ملازم پر کسی قسم کا الزام نہین لگایا گیا ہے - مگر تعجب ہے کہ رپورٹ مین لکھا گیا ہے کہ کوئی جان ضایع نہین ہوئی - حالانکہ مختلف حالات جو اس حادثہ کے اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوئے تھے وہ اس کے خلاف تھے +

پراونشل کونسل پنجاب کے ممبرون کیواسطے اعزازی خطاب آنریبل منظور ہوگیا ہے +

خبر ہے کہ پروفیسر گوکھلے نے فرگسن کالج کی پروفیسری سے استعفے دیدیا +

سبونی پور کا میلہ اس سال ۲ - نومبر کو شروع ہوگا - اور قریبا ۱۵ روز تک رہیگا +

کرنل بخشن فوجی سررشتہ تعلیم کے ڈائرکٹر اخبار ٹائمز (لنڈن) کے نامہ نگار ہوکر سرحد پر گئے اور حضور کمانڈر انچیف کے حکم سے جنرل سر ولیم لاکھارٹ کے سٹاف مین شامل کئے گئے +

میسور مین کل تعداد طلبا کی پبلک و پرائیویٹ مدارس مین ۱۱۴۷۶۳ ہے - جنمین سے ۱۴۴۴۴ لڑکیان ہین +

ممالک متوسط مین خوفناک قحط کی وجہ سے علاوہ خوراک و دیگر امداد بہم پہونچائے جانے کے ایک لاکھ روپیہ مینشن ہاوس سے وصول شدہ مین سے غربا اور محتاجون کے کمبل خریدنے کیواسطے طلب کیا گیا ہے +

مسٹر ٹاکین لکھتے ہین کہ ناظرین کو اس سے دلچسپی ہوگی اگر مین مفصل طور پر واضح کردون کہ پچھلے بیس سالون مین اس آگے بڑھنے کے خراب پالیسی پر کیا خرچ ہوا ہے چنانچہ اسکی تفصیل حسب ذیل ہے :-

جنگ افغانستان ۱۸۷۸ء ۲۴۳۰۰۰۰۰ روپیہ - جنگی ریلوے ۱۶۹۰۰۰۰۰ روپیہ

بلوچستان ایجنسی - ۱۵۰۰۰۰۰ روپیہ - کوئٹہ ۲۲۵۰۰۰۰ روپیہ

گلگت ایجنسی ۳۰۰۰۰۰۰ روپیہ - مہمات سرحد (معہ چترال) ۳۵۰۰۰۰۰ روپیہ

وظائف امدادی - ۲۲۵۰۰۰۰ روپیہ - پنشنین - خیر ایکیل کے اخراجات اور

اسی قسم کے دیگر متفرق اخراجات ۳۰۰۰۰۰۰ روپیہ

کل میزان ۵۲۰۰۰۰۰

علاوہ اس کے ۱۸۹۶ء مین ۶۰ ہزار سے زائد فوجین سرحد پر جمع ہین - اور کوئی ۱۰ جہاز تیار ہین اور یہ کل روپیہ اس ڈیمی بے تہ کے سمندر مین پھینکا جا رہا ہے +

اخبار بمبئی گزٹ نے ذیل کا عجیب خط شایع کیا ہے - جو اڈیٹر کے نام موصول ہوا ہے - "جناب من معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کسی شخص مسمی چاپے کار کے جرم کا یقین ہو گیا ہے - مین جانتا ہون کہ اسنے اپنے جرم کا اقرار کر لیا ہے - یا یون کہنا چاہیے کہ اوسنے اس مشہور قتل کا ارتکاب اپنے سر لے لیا ہے - مگر مین آپکو اور پولس کو خبردار کرتا ہون کہ بہت سے ایسے جھوٹے قاتل نکلین گے - اور نکل سکتے ہین - اور کوشش کرین گے کہ دیسیون کی دلی شکر گذاری اپنی طرف مبذول کرلیں - یا پونہ کے برہمنون کو پولس کے ہاتھون بچائین - آخر مین مین پولس کو دعوے سے کہتا ہون کہ وہ اصلی قاتل کو تلاش کرین جو کہے کہ مین اصل قاتل ہون - مہربانی فرماکر یہ سطور اپنے اخبار مین شایع کر دیجئے +

راقم - مسٹر رینڈ اور مسٹر ایرسٹ کا قاتل"

کلکتہ مین ایک زبردست کمیٹی مسٹر تلک کی اپیل کیواسطے چندہ جمع کرنیکو قایم ہوئی ہے جسنے ذیل کا اعلان شایع کیا ہے :- بمبئی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس سٹریچی نے جو کچھ تشریح قانون بغاوت مشتملہ دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند کی کی ہے - اس سے تحریر و تقریر کی آزادی پر بہت برا اثر پڑیگا اسی غرض کو مدنظر رکھکر پریوی کونسل کے سامنے اس کے متعلق اپیل کا کیا جانا اشد ضروری ہے - ایک کمیٹی حسبین ذیل کے اصحاب شامل ہین - اس غرض کے واسطے سرمایہ جمع کرنیکو قایم ہوئی ہے - اور کمیٹی مذکور عوام سے چندہ کیواسطے اپیل کرتی ہے - ان قومی اغراض و مقاصد کا خیال کرکے جو معرض خطر مین ہین اور ان نتایج کا لحاظ کرکے جو پیدا ہونگے - کمیٹی کو اعتماد ہے - کہ عوام ان کی اپیل کو سرگرمی سے سنین گے - کمیٹی مین ۲۴ سربرآوردہ ۱۵ اکابر کلکتہ شامل ہین - جنمین مسٹر پالٹ جے - گھوسال - بابو موتی لعل گھوس - بابو رویندرو ناتھ ٹاگور - آنریبل نرندرو ناتھ سین - بابو سرندرو ناتھ بنرجی - آنریبل کالی چرن بنرجی - اور مسٹر گورپرشاد سین کے اسمار گرامی بھی شامل ہین - تمام چندے صاحب سکرٹری و خزانچی کے پاس - نشان نمبر ۱۲ و لنگٹن سکوائر کلکتہ پر پہنچنے چاہئے - جہان سے باضابطہ رسید ملیگی +

ہریانہ مین دسہرہ کا تیوہار ہندوؤن اور مسلمانون دونون نے ملکر منایا +

شولاپور مین طاعون کے خوف سے لوگ گھر بار چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہین +

حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے کراؤن آف انڈیا کا اعزاز مہارانی صاحبہ مہارانی دہرا جی سنگھ اودی پور - اور نواب شمس جہان بیگم صاحبہ مرشد آباد کو عطا فرمایا ہے +

ایک اخبار رادی ہے کہ دونون بھائی ناٹوجن مین سے ایک اس وقت بمبئی اور ایک احمد آباد کے جیل مین ہے - رنگون اور عدن کو علیحدہ علیحدہ بھیجے جائین گے - چھوٹے بھائی کو جو اسوقت بمبئی مین ہے جیلخانہ کے احاطہ مین بھائی سکل پر سوار ہونیکی اجازت مل گئی ہے +

رنگون سے خبر آئی ہے کہ ۱۱- تاریخ ماہ حال کی رات کو چند برمی دیہاتون سے مسلح جتھا سرحد ایک برٹش چوکی تھا - قلعہ منڈالے مین افسرون پر حملہ کرنے کی غرض سے گھس آئے - انکو ایک سپاہی ملا - جو ایک اور سپاہی کی بیوہ کے ساتھ پھر رہا تھا - ان دونون پر برمیون نے حملہ کرکے سخت زخمی کیا بیوہ کی چیخون کی آواز سنکر میجر ڈابی اپنے کمرہ سے نکلے - برمیون سے انکا بھی مقابلہ ہو گیا - انہون نے ریوالور سے کام لیا - اور تین کو جان سے مار دیا - مقتولون مین انکا پجاری بھی شامل تھا - باقی بھاگ کھڑے ہوئے - فوراً تمام سپاہی مسلح ہو گئے - پولس آگئی اور کئی برمی گرفتار کئے گئے گورہ سپاہی اور بیوہ بہت بری طرح زخمی ہوئے ہین - اور انکی حالت ہسپتال مین نازک ہے +

گورنمنٹ بنگال نے کلکتہ مین ایک زنانہ ہسپتال کی تعمیر کیواسطے ایک لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ منظور کیا ہے +

اخبار ٹایمز آف انڈیا نے ایک انبالہ سے شایع کیا تھا کہ وہان ۱۷ ویں رسالہ بنگال کے ہتھیار اور سامان گولی بارود لے لیا گیا ہے - اور نیز بمبئی کی کئی ایک رجمنٹون مین بغاوت کا مادہ معلوم ہوا ہے مگر دوسرے ہی دن معلوم ہو گیا کہ یہ خبر سراسر جھوٹ تھی - اسکی اصلیت صرف یہ تھی کہ چند ماہ گذرے انبالہ مین ایک رجمنٹ کے سپاہی اپنے افسر کے گرد جمع ہوئے - اور اس سے سرحد پر بھیجے جانیکی درخواست کی - اور بہت جوش کا اظہار کیا - دوسرے روز اتفاق سے اسلح ملاحظہ کرنیوالا افسر دورہ کرتا ہوا ادھر آنکلا - اور ۱۷ ویں رسالہ کے ہتھیار نہ کہ سامان گولی بارود اوسکو دئے گئے - اور انہی دو باتون سے یہ خبر ٹایمز آف انڈیا و بمبئی مین شایع ہو گئی - کہ انبالہ مین دیسی رجمنٹ کے ہتھیار لے لئے گئے +

عظیم الدین امیر الدین اڈیٹر و پرپرائیٹر مسلوم دکن بمبئی کو ..... چیلنجانہ سے اس شرط پر نکالا گیا کہ وہ اپنے وطن حیدرآباد چلا جائے - چنانچہ ۱۴- اکتوبر کو وہ ریلوے پولس کی نگرانی مین ریل پر سوار ہو گیا +

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا پہلا اجلاس لاہور مین یکم نومبر کو منعقد ہوگا +

۹۳ - امیدوار جو سول سروس کے امتحان مین کامیاب ہوئے ان مین سے صرف دو ہندوستانی تھے +

ہندوستان سے فرانسیسی نوآبادیون کا جانا ہندوستانیون نے اب بند کر دیا ہے +

راجہ دیندیال مصور عکسی سکندرآباد کو حال مین شاہی حکم موصول ہوا کہ وہ حضور قیصرہ ہند کے مصور عکسی مقرر کئے گئے +

گنٹیکنڈ کی چوری کے متعلق پولس نے دو ملزم گرفتار کئے ہین - ایک جمال اور دوسرا ایک دہاتی ہے - اکثر حصہ مال مسروقہ کا مل گیا ہے - اور باقی کی نسبت خیال ہے کہ کسی دور شہر مین پہنچایا گیا ہے - اور پگھلا کر کام مین لایا گیا +

جون ۲۵ - برمیون نے ڈفرن فورٹ منڈالی لوٹنے کی کوشش کی ان مین سے ۸ گرفتار ہو گئے ہین - ان کے پیشوا نے ان کو یقین دلایا تھا کہ گولی اسپر مطلق اثر نہین کرتی اسکے زرد کپڑے کا گھاگھرا انگریزون کی گولیون کو اثر نہین کرنے دے گا - اس کا ارادہ تھا کہ قلعہ کی فوج کے اسلح لیکر انگریزون کو منڈالی سے نکالدون +

لیجس لیٹو کونسل کے گذشتہ اجلاس مین فنانشل ممبر نے ایکٹ اسٹامپ کی ترمیم کا - اور لیگل ممبر نے زاید ملکی جرایم کے متعلق تعزیرات ہند اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا +

لنکا کے ضلع گلی مین بدھ مذہب کا ایک پجاری ایک منکوحہ عورت کے ساتھ پھنس گیا اور اوس کے خاوند کی عدم موجودگی مین اپنی آشنا کے پاس جاتا رہا - ایک دن اسکے چھوٹے بچے نے اپنے باپ کے ساتھ گفتگو مین اسکو جتا دیا - جس سے میان بیوی مین خانہ جنگی شروع ہو گئی - اور جب خاوند معمولی شام کو گھر آیا - تو بیوی نے غیر معمولی مقدار گوشت کی اوس کو کھانے کیواسطے پیش کی اور استفسار کرنے پر کہا کہ لڑکا اپنی نانی کے پاس گیا ہوا ہے - اسپر وہ شخص بھوکا سو گیا - اور آدھی رات کے وقت بیوی نے ایک چھری سے اوسکو ہلاک کرنیکی کوشش کی - مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا - دوسرے دن تحقیقات سے اس بچے کا سر اور جسم کا کچھ حصہ جنگل سے ملا - اور معلوم ہوا کہ باقی جسم پکاکر میان کے کھانے مین دھرا گیا تھا - اب بیوی اور پجاری زیر حراست ہین +

ایک یورپین اخبار لکھتا ہے کہ نیویارک مین چند سال ہوئے ایک مجلس قایم ہوئی ہے جسکے ممبر کو کوئی چیز گوشت اور تمباکو پان وغیرہ مین سوائے فواکہ کے کھانا حرام ہو جاتا ہے - اس دلیل سے کہ تمام حیوانات مین سب سے زیادہ بندر ہی انسان کا شبیہ ہے - اور بندر سوائے فواکہ اور ترکاری کے اور کسی چیز کو نہین کھاتا - اور چونکہ غالباً انسان بھی بندر ہی کی ترقی یافتہ اسلئے اسکو ضرور ہے - کہ اس غذا پر ہی اکتفا کرے - اور اسکے سوائے دوسری غذائین چھونے پر اثر کرتی ہین - اور انکی وجہ سے مدت حیات

باقی آئندہ

تازہ خبریں مع مختصر حواشی

لنڈن ۱۱- اکتوبر- **ہندوستان کی تعلیم**- اخبار ٹائمز کی رائے- اخبار ٹائمز ہندوستان کے معاملات پر ایک مضمون میں بحث کرتے ہوئے ہندوستان کے امدادی مدارس اور کالجوں میں تاریخ کے طریق تعلیم کی سخت تردید اور بالخصوص اس خیال کے پولٹیکل نتائج پر سخت افسوس اور قلق کا اظہار کرتا ہے جو طلباء علم کو دونمیں زمانہ سابق کی زیادہ خوشحال اور متحد ہندوستان کا کا پیدا کیا جاتا ہے اسی آرٹیکل میں آگے چلکر لکھتا ہے کہ اب ہم خود اپنی تعلیم کی تلخ پھل کھا رہے ہیں اور اسکے بعد اس سے بھی بڑھکر تلخ اور مضر خمیازہ اٹھائینگے +

لنڈن ۱۱- اکتوبر- **سوڈان پر چڑھائی**- ابوحامد سے بربر تک فی الفور ریلوے بڑھانے کا فیصلہ ہوگیا ہے **ایضاً**- **قلعہ جبرالٹر کیواسطے فوج**- فیصلہ ہوا ہے کہ دو بٹالین گارڈز، جبرالٹر بھیجی جائیں گے +

لنڈن ۱۲- اکتوبر- **اگنڈا کی کیفیت**- **موانگا کی شکست**- اگنڈا کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ میجر ٹرنٹن نے اپنی فوج لیکر موانگا کا تعاقب کیا اور اسکی بقایا فوج پر جا پڑا جسکو لیٹروں کی کمک ملگئی تھی- میجر ٹرنٹن نے لڑائی شروع کی دشمن کو شکست دی اور آخرکار ۲۹ جولائی کو تمام فوج کو تباہ کردیا +

لنڈن- ۱۱- اکتوبر- **روم میں فساد**- **سڑکوں پر لڑائی** آج سرکاری ٹیکسوں کے خلاف سخت فساد روم دارالسلطنت اٹلی میں پھوٹا- لوگوں کے جتھوں نے پولیس کو گھیر لیا اور سڑکوں کی فرش کے پتھروں اور ریوالوروں سے خوب خبر لی اور گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا ایک مفسد مارا گیا- اور فریقین سے بہت سے زخمی ہوئے +

لنڈن ۱۳- اکتوبر- **لنکاشائر کے جولاہے**- ۱۰ فیصدی کپڑا بافی کے کارخانوں کے مالکوں نے جولاہوں کی مزدوری بقدر ۱۵ فیصدی گھٹانے کی تجویز منظور کرلی- جولاہوں کی ایک کنفرنس منعقد ہونیوالی ہے +

لنڈن ۱۳- اکتوبر- **نیوزیلانڈ کی ثالثی** سینٹ پیٹرزبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر دینی زویلا کی عدالت ثالثی کے پنچ قرار پائے ہیں- جو آئندہ موسم خزاں میں پیرس میں اجلاس کرینگی +

لنڈن ۱۳- اکتوبر- **لنڈن کے ہسپتال میں ٹائفس بخار**- ۸ واردتیں ٹائفس بخار کی یونیورسٹی کالج ہسپتال لنڈن کے سٹاف میں نمودار ہوئی ہیں +

لنڈن ۱۳- اکتوبر **ہندوستان اور نیوزیلنڈ میں تجارت**- وزیر نیوزیلنڈ نے بجٹ کی کیفیت کے دوران میں بیان کیا- کہ اس نوآبادی کیواسطے مناسب اور مفید ہے کہ برسبین اور بٹاویہ کے راستہ کلکتہ کیساتھ براہ آگبوٹی تجارت کا سلسلہ قایم ہو +

لنڈن ۱۳- اکتوبر- **گائیکوار بڑودہ**- مہاراجہ گائیکوار بڑودہ سویز میں ۳۰ گھنٹے کے قرنطینہ کے بعد قاہرہ پہنچگئے +

لنڈن- ۱۴- اکتوبر- **فوج میں اضافہ**- سٹر براڈرک نے گلڈ فورڈ میں اپنی تقریر میں فوج میں اضافہ ہونے کی ضرورت پر بحث کی- اور کہا کہ ۵ سال پہلے جو کچھ فوج تھی وہ اب مقبوضات کی زیادتی کے باعث بالکل کم ہے- اور گورنگروٹوں کی بھرتی کرنے میں پچھلے ۶ ماہ میں ۴۰۰۰ کا اضافہ ہوا ہے تاہم فوج نہایت قلیل ہے +

لنڈن- ۱۴- اکتوبر- **چترال کا قبضہ لارڈ الگن کی حمایت**- لارڈ نارتھ بروک نے ایک چٹھی اخبار ٹائمز میں لکھی ہے جس میں گولارڈ روزبری کی پالیسی متعلق چترال کو منظور کیا ہے- یہ بھی لکھا ہے- کہ سٹر مورلے اور سٹر اسکوتھ نے جو الزام لارڈ الگن پر لگائے ہیں- بالکل بے بنیاد ہیں- اس کے بعد ان معیار کی توضیح کی جو سڑک کی تعمیر اور اسکے قیام کے واسطے کام میں لائے گئے تھے- اور بیان کیا کہ یہ کسی طرح بھی لارڈ الگن کے اعلان مجریہ ۱۸۹۵ء کے خلاف نہیں ہیں +

لنڈن- ۱۴- اکتوبر- "تھریشر" **پر کورٹ مارشل**- جہاز تھریشر کے کمانڈر پر کورٹ مارشل میں جو فالمتھ پر تباہ ہوگیا تھا- غفلت کا الزام ثابت ہوا جس پر اس کو سخت تنبیہ کی گئی +

لنڈن- ۱۴- اکتوبر **مصر کیواسطے جنگی جہاز**- ۵ جنگی جہاز انگریزی- مالٹا سے سکندریہ کو روانہ ہوئے ہیں +

لنڈن ۱۵- اکتوبر- **فوج میں اضافہ**- اخبارات فوج کے پورے ہونے پر بحث کرتے ہوئے انگریزی افواج کی ازسرنو توضیح کی ضرورت تسلیم کرتے ہیں +

لنڈن- ۱۵- اکتوبر- **انگلستان و فرانس افریقہ میں**- **فرانسیسی اخبارات اور گورنمنٹ**- گو فرانسیسی اخبارات مغربی افریقہ کے معاملات پر نہایت گرم ہوکر بحث کرتے ہیں مگر فرانسیسی گورنمنٹ نرم اور مصالحت پسند معلوم ہوتی ہے- امید ہے کہ اب جو کچھ نامہ و پیام ہوگا اس سے دونوں گورنمنٹوں کو اطمینان ہوجاویگا اور علیحدہ علیحدہ انکے استحقاق ان کو ملجائینگے- مگر باوجود اس کے دونوں گورنمنٹوں میں کئی ایک معاملات میں بہت کچھ اختلاف ہے خصوصاً دریائے نائیجر کے کناروں کے بارہ میں +

لنڈن ۱۵- اکتوبر- جو انگریزی فوجیں جزیرہ لاگوس کو بھیجی گئی تھیں انہوں نے شمال مغربی حد کی چوکیوں پر قبضہ کرلیا ہے- فرانسیسی بظاہر پوسا کی طرف ہٹتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں +

لنڈن- ۱۵- اکتوبر- **کانگو کے باغی بلجیم** لفٹیننٹ مہنری نے جھیل البرٹ ایڈورڈ (افریقہ) کے مغرب میں کانگو کی باغی فوجوں کا مقابلہ کرکے ان کو تباہ کردیا- کانگو کے باغی کئی مہینوں سے دق کر رہے تھے اور انگریزی قلعوں پر یورشیں کرتے تھے +

لنڈن- ۱۵- اکتوبر **بلگیریا میں جنگی خیالات**- ٹائمز کا نامہ نگار روانہ سے خبر دیتا ہے- کہ بلگیریا میں جو حد سے بڑھکر جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں- ان سے تمام ملک میں ایک غیر معمولی جنگی جوش پیدا ہو رہا ہے- اور بلگیریا اور سرویہ میں اسکوب کی خانقاہ کے قبضہ کا جو جھگڑا عرصہ سے ہے اس سے یہ موقعہ اور بھی نازک ہو رہا ہے +

لنڈن ۱۵- اکتوبر- **طاعون کے متعلق خدمات کے لئے بیمار دار دائیاں**- بارہ تعلیم یافتہ اور کام سیکھی ہوئی بیمار دار دائیاں معہ ڈاکٹروں کے طاعون کے متعلق خاص خدمات کیلئے لنڈن سے ہندوستان روانہ ہوئی ہیں +

لنڈن ۱۶- اکتوبر- **کمیشن مغربی افریقہ**- **تاریخ انعقاد**- انگریزی فرانسیسی کمیشنر جو مغربی افریقہ کے متعلق فرانس اور برطانیہ کے مابین معاملات طے کرنیکے واسطے مقرر ہوا ہے ۲۰- اکتوبر کو پیرس میں منعقد ہوگا +

ایضاً- **ہندوستانی ٹکسالوں کا بند کیا جانا**- اخبار ٹائمز کی رائے- اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ ہندوستان کی ٹکسالیں بند کئے جانیکے بارہ میں بہت سے شکوک پیدا ہوئے ہیں- اور یقین ہے کہ وزارت کبھی ایسے موقعہ پر اس قسم کی عظیم تغیرات کی ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھائیگی +

لنڈن- ۱۲- اکتوبر- ڈبلن (آئرلینڈ) کی پارلمنٹ کمیٹی کے جلسہ میں سٹر ولیم روڈمانڈ نے بیان کیا کہ آئرلینڈ کو ہندوستان کے باشندوں کیساتھ ہمدردی ہے جو انگریزوں سے لڑ رہے ہیں- اور اجلاس سے فرمایش کی کہ انکے واسطے چیئرز دیئے جائیں چنانچہ اسکی تعمیل کیگئی +(آئرلینڈ کے لوگوں کی یہ واقفیت بھی کچھ کم مضحکہ کے قابل نہیں ہے کہ آفریدی اور سرحد کی مفسد قومیں وہ ہندوستان کی برٹش رعایا سمجھ رہی ہیں- اور اسکے سوا اس قسم کی حرکات حکمران گورنمنٹ کے مقابلہ پر جسقدر باغیانہ ہیں اسکے اظہار کی ضرورت ہی نہیں- وکیل) +

مطبع روز بازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے چھپا-